روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 24 مئی 2010ء .... 24 ہجرت 1389ھش

حضرت عمرؓ کی پہلی تقریر

حضرت عمرؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپؓ نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا ''اے لوگو! مجھے تمہارے ذریعہ اور تمہیں میرے ذریعہ میرے دونوں ساتھیوں کے بعد آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ جو لوگ ہمارے سامنے موجود ہیں ان سے ہم خود معاملہ کریں گے اور جو یہاں نہیں وہاں مضبوط اور امانتدار والی مقرر کر دیں گے۔ جو نیکی کرے گا ہم اس سے حسن سلوک کریں گے اور جو برائی کا مرتکب ہوگا ہم اسے سزا دیں گے۔ اللہ آپ کو اور ہمیں معاف فرمائے۔ پھر خدا کے حضور یہ دعا کی اے اللہ میں سخت ہوں مجھے نرم کردے، میں کمزور ہوں مجھے طاقتور کردے، میں بخیل ہوں مجھے سخی بنادے۔

﴿طبقات ابن سعد جلد3 ص 274﴾

امامت اور خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات عالیہ

امام الزمان کی بلند شان اور مقام، امام کی قوتیں، پہچان اور حقوق

مامور اور امام وہ شخص ہے جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ خود متولی ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکہ آراء تصنیف ''ضرورۃ الامام'' میں امام کے روحانی مقام کے بارہ میں جو لطیف نکات بیان کئے ہیں ان کا حاصل مختصراً حضور کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

(i) ''امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر...... فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے۔ اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں..... اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں۔ اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی۔ ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے۔''

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 478,477)

(ii) حضرت مسیح موعود نے اماموں کیلئے درج ذیل چھ قوتوں کا ہونا ضروری قرار دیا ہے جن سے خلیفہ و امام کا بلند روحانی مقام ظاہر و باہر ہے۔

''**اول قوت اخلاق**..... ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔

دوم قوت امامت..... یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو...... امامت ایک قوت ہے کہ اس شخص کے جوہر فطرت میں رکھی جاتی ہے جو اس کام کیلئے ارادہ الٰہی میں ہوتا ہے۔

تیسری قوت بسطت فی العلم ہے..... خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔

چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہے اور عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نا امید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔

پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے۔۔۔ اور امام الزمان کا اقبال علی اللہ یعنی اس کی توجہ الی اللہ تمام اولیاء اللہ کی نسبت زیادہ تر تیز اور سریع الاثر ہوتی ہے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے..... امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے''۔ (ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 478 تا 483)

(iii) ''امام الزمان اپنی جبلّت میں قوت امامت رکھتا ہے اور دست قدرت نے اس کے اندر پیشروی کا خاصہ پھونکا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہے۔ ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے۔

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 493)

''اللہ جل شانہ فرماتا ہے...... (النساء: 60) اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے...... امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے''۔

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 495,493)

پریشان روحوں کی راحت خلافت

خدا کی عطا کردہ نعمت خلافت
ہے ایمان والوں کی دولت خلافت

نبوت کی زندہ صداقت خلافت
خدا کی طرف سے امانت خلافت

نبوت خدا کی مکمل ہدایت
ہدایت کی کامل اشاعت خلافت

خلافت نبوت کا اک تکملہ ہے
خلافت نبوت، نبوت خلافت

نہیں ہوتے معزول ہر گز خلیفے
کہ رکھتی ہے اک خاص نصرت خلافت

نہیں چھین سکتا خلیفے سے کوئی
خدا کا عطیہ ہے خلعت خلافت

ہراساں دلوں کی تسلی کا موجب
سراپا تشفی سکینت خلافت

غمِ رحلتِ انبیاء کا مداوا
پریشان روحوں کی راحت خلافت

ہے بندوں پہ گر انتخابِ خلافت
حقیقت میں ہے دستِ قدرت خلافت

تصرف خدا کا جھکاتا ہے سب کو
ہے گویا خدا کی مشیت خلافت

سراجِ نبوت جو ہوتا ہے اوجھل
تو آتی ہے پھر حسبِ سنت خلافت

تقرب الی اللہ کا واحد ذریعہ
ہے صدق و وفا کی علامت خلافت

خلافت ہے دینِ متیں کی محافظ
ہے امن و سکوں کی ضمانت خلافت

خلافت سے ہوتی ہے تنظیم قائم
یہی ہے نبی کی نیابت خلافت

....

کیا سورۂ نور میں حق نے وعدہ
کہ پائے گی یہ خیرِ امت خلافت

خلافت ہے اثبات مرکز کا باعث
خدا کی جماعت کی طاقت خلافت

خلافت کا انکار کرتا ہے فاسق
سمجھتا ہے وہ بے حقیقت خلافت

کرو صدق دل سے اطاعت ہمیشہ
خدا کی ہے لاریب رحمت خلافت

....

ہمیں ناز ہے اس غلامی پہ ہر دم
ملی ''دائمی'' ایک نعمت خلافت

مشرف بہ بیعت ہوئے شاد ہم بھی
کہ ہے موجبِ صد سعادت خلافت

محمد ابراھیم شاد

خلیفہ وقت کا پہلا ٹی وی انٹرویو

سیدنا حضرت مصلح موعود 1955ء میں علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو جون 1955ء میں سوئٹزرلینڈ میں تشریف فرما ہوئے۔ اس موقع پر سوئس (Swiss) ٹی وی نے حضور کا انٹرویو نشر کرنے کا پروگرام بنایا۔ پہلے ان کا پروگرام یہ تھا کہ یہ انٹرویو عید کے موقع پر ریکارڈ کیا جائے گا مگر چند دقتوں کے باعث ایسا نہیں ہو سکا۔ پھر براہ راست انٹرویو نشر کرنے کا پروگرام بنا۔

8 جون 1955ء کو حضور رات نو بجے سے قبل ٹی وی سٹیشن تشریف لے گئے اور پہلے سٹوڈیو کے دفتر میں ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس کے بعد انٹرویو دیا Dr. Tilgenkamp حضور کا انٹرویو کر رہے تھے۔ انہوں نے پہلے حضور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تعارف کرایا۔ حضور نے جواب میں ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں سوئس لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اتنا شاندار ہسپتال بنایا ہے جہاں انسان ان بیماریوں کا علاج بھی کرا سکتا ہے جن کے علاج کے لئے اس کے اپنے ملک میں سہولتیں مہیا نہیں ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ رمضان ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ بڑائی حاصل کرنے سے پہلے ہمیں قربانی کرنی چاہئے۔ یورپ میں اپنے دورہ کے پروگرام کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ آپ یورپ میں اپنے مشنوں کا دورہ بھی فرمائیں گے اور مزید نئی جگہوں مثلاً اٹلی اور فرانس میں بھی مشن کھولنے کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت (دین) کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے اور (دین) کی صحیح شکل دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے۔

یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفہ وقت کا انٹرویو ٹی وی پر نشر ہوا تھا اور یہ اعزاز سوئس ٹی وی کے حصے میں آیا۔

(الفضل 11 جولائی 1955ء ص1)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 15 روپے :

خلافت کے متعلق ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے

''حضرت صاحب کی الوصیت میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص (جو صدر انجمن کے ممبر اور ٹرسٹی تھے۔ناقل) کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے۔''

''خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروں گا......تم معاہدہ کا حق پورا کرو۔ پھر دیکھو کہ کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو......''

(حیات نور صفحہ 390)

''کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے''۔

''اس (خدا) نے نہ تم میں سے کسی نے، مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دیدیا کرتا تھا مگر کسی نے غلطی میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔تب میں نے محض خدا کی رضاء کے لئے اس روپیہ کا دینا بند کر دیا کہ میں دیکھوں یہ کیا کہہ سکتے ہیں۔ایسا کہنے والے نے غلطی کی،نہیں بے ادبی کی۔اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرے اب بھی توبہ کرے، اب بھی توبہ کرے، ایسے لوگ اگر توبہ بند کریں تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا''

(بدر یکم فروری 1912ء)

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ (۔) اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے''۔

(خطبہ عید الفطر۔ بدر 21/ اکتوبر 1909ء)

خلافت کی ضرورت و اہمیت

میں اس (۔) میں قرآن ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں اور نہ تھی قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔اس نے جو چاہا کیا۔تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔

''ایک وقت کسی نے مجھ سے جھگڑا کیا۔اس وقت کے بعد سے میں ایسے اموال ان کو دیتا نہیں۔ جو بخصوص مجھے ہی دیئے جاتے ہیں۔ہاں میں انہیں ایک مد میں رکھتا ہوں اور اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہ ہو۔ میں اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے تمہارے کسی روپیہ کا محتاج نہیں ہوں اور کبھی بھی خدا تعالیٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ وہ اپنے غیب کے خزانوں سے مجھے دیتا ہے اور بہت دیتا ہے اور میں اب تک وہ کسب کر لیتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے یاد رکھو! میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں اور نہ تم سے مانگتا ہوں تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو۔تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں کہ وہ کونسی بات ہو سکتی تھی کہ میں پیر بننے کی خواہش کرتا۔ اب خدا تعالیٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے نہ کسی اور کا۔اس لئے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے۔تم اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔

خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

''تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا تمہارے اختیار میں نہیں۔تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے۔اور اپنے مصالح سے بنایا ہاں تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔اگر خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔تو وہ مجھے موت دے دیگا۔تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کر دو۔ تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکرگزار نہیں ہوں۔جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ ہی دکھ دیتا ہے۔ جو کسی نے کہا کہ پارلی منٹوں کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ٹرکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں وہ بھی توبہ کر لے۔ جو اس سلسلہ کو پارلیمنٹ اور دستوری سمجھتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ایران کو پارلیمنٹ نے کیا سکھ دیا۔ اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آئی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو الٹی میٹم آتے ہیں۔

(بدر یکم فروری 1912ء)

خلافت کے موضوع پر ایک معرکۃ الآرا تقریر

احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ میں ایک خطاب میں فرمایا:

''تم کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ (۔) کے بعد ایک کیا پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔ میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔حق کسی کا تھا اور دی گئی کسی کو۔......

''میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا۔ اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔ میں نے تمہیں بارہا کہا ہے کہ قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے! فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ ...... اس خلافتِ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا۔ کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مفسک الدم ہوگا۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے۔ اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابٰی اور اِسْتِکْبَار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی اور اگر ابلیس ہے تو اس دربار سے نکل جائے گا''۔

''پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا......(ترجمہ: اے داؤد تجھے زمین میں خلیفہ ہمیں نے بنایا ہے) داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے۔ مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا۔کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے''۔

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے''۔

''یہ وہ (۔) ہے جس نے میرے دل کو خوش کیا۔ اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں پس اس (۔) میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں آ کر اس (۔) ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے......اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے''۔

''اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ نہ ہی میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔'' (بحوالہ حیات نور صفحہ 563,562)

''اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی خان کو کہہ دیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے یا (۔) کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حق دار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں اور انہوں نے اپنا دعویٰ ان کے سامنے پیش نہیں کیا......مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خاں کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا''۔

''میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ

میں تو آپ کی لونڈی ہوں .... میاں محمود بالغ ہے۔ اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔ ...... اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر ایسا فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہے''۔

''سنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ میں امراء کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مرید ہو کر بھی اسی حالت میں رہا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم وخیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر خدا تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام وخلیفہ بنا دیا۔ اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے ان کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو؟ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو.............. میں کسی کا خوشامدی نہیں۔ مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذور اور پرورش کا محتاج ہوں۔ اور خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے۔''

''اللہ تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے۔ کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی اور بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کیا کفالت کرو گے۔ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ''

''جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا۔ اس کو سننے والے پہنچا دیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو''۔

''جیسا کہ ابھی میں نے کہا۔ یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے۔ اس میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں۔ جیسے رافضی ہیں۔ ......''

کوئی خلافت کے کام میں روک نہیں ڈال سکتا

''میں نے قرآن کریم اور حدیث کو استاد سے پڑھا ہے اور میں دل سے انہیں مانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث کی محبت بھری ہوئی ہے۔ سیرۃ کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کر کے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔''

اب اور سنو!

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ ......

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور رنگ کی ہے۔ پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے''۔

''اگر مان لیا ہے تو شکر کرو اور نہیں تو صبر کی دوا موجود ہے۔ میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے۔ اس موقعہ کو دیکھ کر سمجھاتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں (جو سہل الحصول ہو۔ ناقل) تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا''۔

''دیکھو! میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو...... تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا''۔

''سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں۔ اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں۔ جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں۔ جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا ان پر رائے زنی نہ کرو۔ جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اٹھایا۔ تم ان پر جرأت نہ کرو ورنہ تمہاری تحریریں اور کاغذ ردی کر دیں گے۔ تم میں کوئی تصنیف کرتا ہے اور اگر کہو کہ تمہارا قلم نہیں لکھ سکتا۔ تو کیا ہم بھی نہ لکھیں؟ تو نورالدین، تصدیق، فصل الخطاب، ابطال الوہیت مسیح کو پڑھ لو۔ مجھے لکھنا آتا ہے اور خوب آتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ایک مصلحت نے روک رکھا ہے اور ہاں خدا نے روکا ہے......''

''اب میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو۔ اپنے اختلافوں کو دیکھ لو۔ کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دیں گے۔ اگر نہیں تو پھر ہماری بات مانو اور محبت سے رہو اور اس طرح پر رہو کہ میں تمہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہو جاؤں جس طرح پر (۔) کو دیکھ کر خوش ہوا۔ جس طرح شہر میں داخل ہو کر (۔) کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی خدا کرے کہ جاتے ہوئے مجھے یہ آواز آوے کہ تم باہم ایک ہو اور تم محبت سے رہتے ہو۔ تم بھی دعاؤں سے کام لو۔ میں بھی تمہارے لئے دعائیں کروں گا۔ وباللہ توفیق''۔

شکریہ از طرف حضرت خلیفۃ المسیح

''اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔...... اگر تم شکر کرو تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور بالضرور اضافہ کر دیں گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے انعامات پر شکر کرنا انسان کے لئے اور بہت سے الطاف کا موجب ہو جاتا ہے پس تحدیث نعمت الٰہی کے طور پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہم پر بہت سے احسان کئے ہیں۔

پچھلے سال بعض نادانوں نے قوم میں فتنہ ڈلوانا چاہا اور اظہار حق نامی اشتہار عام طور پر جماعت میں تقسیم کیا گیا جس میں مجھ پر بھی اعتراضات کئے گئے۔ مصنف ٹریکٹ کا تو یہ منشاء ہوگا کہ اس سے جماعت میں تفرقہ ڈال دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی بندہ نوازی سے مجھے اور جماعت کو اس فتنہ سے بچا لیا۔ اور ایسے رنگ میں مدد اور تائید کی کہ فتنہ ڈلوانے والوں کے سب منصوبہ باطل اور تباہ ہو گئے اور جماعت ہر ایک قسم کے صدمہ سے محفوظ رہی۔ جس کا نمونہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظر آ رہا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت تھی کہ امسال باوجود بہت سے مواقع کے اور باوجود اظہار حق جیسے بدظنی پھیلانے والے ٹریکٹوں کے اشاعت کے جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔ اور ان کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا۔ جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے۔

علاوہ ازیں مختلف جماعتوں نے ایثار کا بھی اس دفعہ وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ثابت ہوتا تھا باوجود اس کے کہ اس سال چندوں کا خاص بوجھ تھا اور صدر انجمن احمدیہ مقروض ہو گئی تھی مختلف جماعتوں نے نہایت خوشی اور رضاء ورغبت سے وہ سب قرض ادا کر دینے کا وعدہ کیا۔ اور بہت سا روپیہ نقد بھی دیا حتیٰ کہ پچھلے تمام سالوں کی نسبت اب کی دفعہ تگنے روپیہ کے وعدے اور وصولی ہوئی جس کی مجموعی تعداد اٹھارہ ہزار کے قریب ہے جو اس قلیل جماعت کی حالت کو دیکھتے ہوئے ایک خاص فضل الٰہی معلوم ہوتا ہے۔

اس جلسہ نے ان لوگوں کے خیالات کو بھی باطل کر دیا جو کہتے تھے کہ نورالدین گھوڑے سے گر گیا ہے جب ایک دفعہ خلافت کے خلاف شور ہوا تھا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ نے رویا میں دکھایا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور ایسی جگہ پر جا رہا ہوں جہاں بالکل گھانس پھونس نہیں ہے۔ اور خشک زمین ہے۔ پھر میں نے گھوڑے کو دوڑانا شروع کیا۔ اور گھوڑا ایسا تیز ہو گیا کہ ہاتھوں سے نکلا جا رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری رانیں نہ ہلیں اور میں نہایت مضبوطی سے گھوڑے پر بیٹھا رہا۔ دور جا کر گھوڑا ایک سبزہ زار میدان میں داخل ہو گیا جس میں قریباً نصف نصف گز سبزہ اگا ہوا تھا۔ اس میدان میں جہاں تک نظر جاتی تھی۔ سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا۔ گھوڑے نے تیزی کے ساتھ اس میدان میں بھی دوڑنا شروع کیا جب میں درمیان میں پہنچا تو میری آنکھ کھل گئی میں نے اس خواب سے سمجھا کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ خلافت کے گھوڑے سے گر جائے گا۔ جھوٹے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رکھے گا۔ بلکہ کامیابی عطا فرمائے گا۔ سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میری اس خواب کو بھی پورا کیا۔ اور اس سال کے جلسہ نے اس کی صداقت بھی ظاہر کر دی کہ باوجود لوگوں کی کوششوں اور مخالفتوں کے اور باوجود گمنام ٹریکٹوں کی اشاعت کے اس نے میری تائید پر تائید کی اور جماعت کے دلوں میں روز بروز اخلاص اور محبت کو بڑھایا اور ان کے دل کھینچ کر میری طرف متوجہ کر دئے اور انہیں اطاعت کی توفیق دی اور فتنہ پردازوں کی حیلہ سازیوں کے اثر سے بچائے رکھا۔

اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ایک عام اعلان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔ اور اس کی نعمت کا اظہار کروں تا باقی جماعت بھی اس شکر میں میرے ساتھ شامل ہو اور اس ادائے شکر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ہماری بیش از بیش مدد فرمائے۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق شکر تم لازیدنکم اگر تم شکر کرو تو میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بھی تم پر اپنے خاص فضل نازل کرونگا ہمارے اس ادائے شکریہ جو سب جماعت کی طرف سے ہوا اپنی خاص نعمتیں ہم پر نازل فرمائے آمین۔ نیز مغرب میں جس قدر تحریک لاالٰہ الااللّٰہ کی ہو رہی ہے۔ وہ بھی کسی کم شکریہ کا موجب نہیں۔ اس لئے خاکسار اس کا بھی شکریہ کرتا ہے۔

(الفضل 7 جنوری 1914ء صفحہ 14)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ خلافت کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے خلافت کے مقام کی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے جس جرأت اور اولوالعزمی کا ثبوت دیا ہے اگر اسے اس وقت کے حالات کے لحاظ سے بے نظیر قرار دیا جائے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ آپ کے مقابل پر جو لوگ تھے وہ صدر انجمن کے کرتا دھرتا تھے اور اپنی خدمت اور زمانہ حال کی اعلیٰ ڈگریوں کی وجہ سے یہ سمجھتے تھے کہ جماعت میں انہیں اس قدر وقار اور اعزاز حاصل ہے کہ وہ اگر حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کی غلط تعبیر کر کے بھی جماعت کو اپنے پیچھے لگانا چاہیں تو وہ ایسا کرنے کی مقدرت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی خیال کی بناء پر انہوں نے جماعت کے عقائد کو بگاڑنے کی

باقی صفحہ 19 پر

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکرِ مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

خلفاء احمدیت کی قبولیت دعا

نظام خلافت اور قبولیت دعا

نظام خلافت کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمند اور دعا گو وجود نصیب ہوتا ہے۔ جو ہر دکھ میں ان کا سہارا اور خوشی میں ان کے ساتھ برابر شریک ہوتا ہے۔ غم کے مارے اس کے آستانہ پر آ کر اپنے بوجھ ہلکے کرتے ہیں اور دعاؤں کے خزانوں سے جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں یہ ایسی نعمت ہے جو آج سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا کے کسی اور نظام میں لوگوں کو میسر نہیں۔

احادیث میں ایسے وجودوں کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

''امام سپر (ڈھال) ہے اس کے پیچھے لڑتے ہیں اور اس کی وجہ سے لوگ ہر قسم کی تکالیف اور مصائب سے محفوظ رہتے ہیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الامارات باب الامام جنۃ)

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔

''تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو''

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب خیار الائمۃ حدیث 3447)

ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی خانگی تکالیف کا ذکر کیا اس پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

''پورے طور پر خدا تعالیٰ پر توکل یقین اور امید رکھو تو سب کچھ ہو جائے گا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کریں گے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 550)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قبولیت دعا

حضرت خلیفہ اول کے مقام سے تو آپ خوب واقف ہیں۔ بلاشبہ آپ اپنی دینی علم وفضل کے بلند مینار تھے اور حضرت اقدس کے خلیفۂ اول قدرت ثانیہ کے مظہر اول تھے۔

آپ کو اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ آپ نے اس بات کا خود ذکر فرمایا۔

''دیکھو میری دعائیں عرش پر سنی جاتی ہیں میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔''

(حیات نور ص 567)

اور واقعی قبولیت دعا کے نشان سے آپ کے اس دعویٰ کی تصدیق ہوگی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔

محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:

''1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگا تار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔'' (حیات نور صفحہ 442-441)

چوہدری حاکم دین صاحب بورڈنگ میں ملازم تھے ان کے پہلا بچہ ہونے والا تھا اور بیوی کی طبیعت ٹھیک نہ تھی آپ رات کو گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے گھر گئے۔ چوکیدار سے پوچھا کیا مولوی صاحب سے مل سکتا ہوں اس نے نفی میں جواب دیا لیکن اندرون خانہ میں حضرت مولوی صاحب نے سن لیا اور پوچھا کون؟ چوکیدار نے عرض کی حاکم دین ملازم بورڈنگ ہیں فرمایا آنے دو آپ اندر چلے گئے اور زچگی کا ذکر کیا۔ حضرت مولوی صاحب اندر جا کر ایک کھجور لے آئے اور اس پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور چوہدری حاکم کو دے کر فرمایا یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع کر دینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوگئی۔

چوہدری صاحب نے سمجھا اب اس وقت مولوی صاحب کو جگانا مناسب نہیں۔ اس لئے وہ سو رہے صبح حاضر ہوئے حضرت مولوی صاحب اس وقت وضو کر رہے تھے چوہدری صاحب نے عرض کی کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع کر دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔

چوہدری حاکم دین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا اور بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے''

''کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم''

(رفقاء احمد جلد 8 صفحہ 71)

☆ چوہدری حاکم دین صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ کچھ شریر لڑکے بورڈنگ میں داخل ہو گئے وہ اپنی شرارتوں سے لوگوں کو تنگ کرتے تھے میں نے حضور سے ذکر کیا حضور نے درس میں فرمایا کہ بعض لڑکے شریر ہو گئے ہیں وہ اپنی شرارتیں چھوڑ دیں ورنہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہمارا چھٹکارا کر دے حضور کی دعا کے بعد وہ دو ہفتہ کے اندر وہ تمام لڑکے جو بارہ کے قریب تھے خود بخود بورڈنگ سے نکل گئے۔

(رفقائے احمد جلد 8 صفحہ 78)

☆ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مولوی غلام محمد صاحب امرتسری حاضر ہوئے اور عرض کی کہ دارالضعفاء اور سکول میں غریب طالب علم جو غالباً مالا بار کے تھے۔ ان کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا: ہم ابھی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعا شروع فرما دی۔ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے اور جوں جوں آتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول تقسیم فرما دیتے۔ جب نواں یا گیارہواں کمبل آیا تو آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جی کو یہ کمبل بہت پسند آیا اور عرض کی یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے۔ حضرت نے مسکرا فرمایا کہ آج اک کس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا۔

(حیات نور صفحہ 517)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیت دعا

تاریخ میں بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا فیض ایک نسل نہیں بلکہ بیسیوں نسلوں کو عطا ہوتا ہے اور وہ اپنے پاکیزہ اثرات دنیا پر چھوڑتے ہیں ان وجودوں میں سے ایک حضرت مصلح موعود ہیں 25 سال کی عمر میں خلیفہ بنے اور عظیم قائد، راہنما کے طور پر سامنے آئے خدا نے اپنے نور سے منور کیا کہ قبولیت دعا کے نشان والے وجود بنے۔

آپ اپنی قبولیت دعا کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے (دین حق) کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور ہم سے آ کر مقابلہ کرلے .... اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔''

(الفضل 23 اکتوبر 1917ء)

اس دعویٰ کی دلیل ہمیں ان واقعات سے واضح طور پر مل سکتی ہے۔

☆ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ''حیات قدسی'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''میں نے قادیان میں اپنا ایک مکان بنوایا اور مکان بنوانے کے لئے بعض احباب سے قرض لیا تو میں پریشان تھا اور چاہتا تھا کہ یہ قرض جلد اتر جائے۔ چنانچہ میں نے رمضان المبارک کے مہینہ میں خصوصیت سے قرض کی ادائیگی کی بابت دعا شروع کی جب دعا کرتے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہم کلام ہوا اور اس پیارے محبوب نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا۔ ''اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا قرضہ جلد اتر جائے۔ تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرا لے'' اس کے بعد جلد معجزانہ رنگ میں یہ قرض اتر گیا۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 7-6)

☆ محترمہ سعدیہ خانم لکھتی ہیں:۔

''میرا لڑکا روز پیدائش سے ہی بیمار اور کمزور رہنے لگا تھا۔ یہ 1955ء کی بات ہے صرف بیس دن کا تھا کہ اسے نمونیہ ہوا اور پھر سال ڈیڑھ سال کے اندر چار دفعہ لگا تار اس کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کمی نہ تھی لیکن آئے دن اس کی بیماری سے سخت پریشانی رہتی تھی۔ ایک دن عصر کے وقت جبکہ حضور نے نماز پڑھانے کے لئے آنا تھا میرے میاں بچے کو لے گئے۔ جب حضور قصر خلافت سے باہر تشریف لائے تو میرے میاں نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ حضور دعا فرما دیں۔ اس پر حضور نے ازراہ شفقت بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور پھر بفضلہ تعالیٰ بچہ اس موذی بیماری سے تندرست ہو گیا اور آج تک اس کے دوبارہ حملہ سے محفوظ ہے۔ فالحمدللہ۔'' (ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء)

☆ محترمہ سعدیہ خانم صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

''میری ایک ہمشیرہ کے شادی کے سات سال بعد ایک لڑکا ہوا وہ بھی ایک سال کا تھا کہ فوت ہو گیا۔ شادی کو بارھواں سال ہو چکا تھا اور کوئی بچہ نہ تھا۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے تفصیلی خط لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میری ہمشیرہ کا میاں بھی اکیلا ہے نہ اس کا کوئی بھائی ہے نہ بہن ہے، نہ ماں نہ باپ ہیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اولاد کی نعمت سے نوازے۔ الحمدللہ کہ درخواست دعا کے پورے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند جیسی لڑکی عطا فرمائی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ہیں۔''

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء)

☆ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لکھتے ہیں:

''شجاع آباد کے قیام کے دوران مجھے ایک ایسا مرض لاحق ہوگیا جس نے مجھے بالکل نڈھال اور مردہ کی مانند کر دیا۔ تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ میں بے ہوش ہو جاتا۔ تقریباً دو سال میں نے ہر قسم کے علاج کئے لیکن حالت خراب ہوگئی۔ آخر تنگ آ کر میں نے امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ٹیسٹ ہوئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ میرے پِتّا اور اپنڈکس ہر دو کا اپریشن ہوگا۔ اس سے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی اور میں ایک دن بلا اجازت ہسپتال سے چلا گیا اور قادیان پہنچا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا حضور نے توجہ سے سن کر فرمایا کہ آپ کو اپنڈے سائٹس تو قطعاً نہیں ہاں پتے میں نقص ہے آپ علاج کرائیں میں دعا کروں گا انشاء اللہ آرام آ جائے گا۔ اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میں تندرست ہو جاؤں گا۔ چنانچہ میں اپنی ملازمت پر واپس چلا آیا اور ملتان کے ایک حکیم صاحب سے معمولی ادویات لے کر استعمال کرنا شروع کیں۔ تین چار ماہ کے بعد بیماری کا نام ونشان بھی نہ رہا۔ حالانکہ اس سے قبل تقریباً دو سال یونانی اور انگریزی ادویات استعمال کر چکا تھا۔ یہ صرف حضور کی معجزانہ دعا کا نتیجہ تھا جس نے میرے جیسے مردہ کی مانند مریض کو شفایاب کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک مجھے پیٹ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ غذا کے معاملہ میں سخت بد پرہیزی کرتا رہا ہوں۔'' (روزنامہ الفضل 20 مارچ 1966ء)

آپ کے قبولیت دعا کے غیر بھی گواہ ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا

کسی دوست نے ایک غیر مبائع کے متعلق بتایا کہ وہ کہتے ہیں عقائد تو ہمارے ہی درست ہیں مگر دعائیں میاں صاحب کی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

(خلافت راشدہ انوار العلوم جلد 15 صفحہ 551)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

کی قبولیت دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رب جلیل کے خلیفہ موعود تھے جن کی نسبت ہزاروں سال قبل طالمود میں خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ خدا نے آپ کو بھی قبولیت دعا کا امتیازی نشان دیا جو اپنے عروج پر تھا۔

آپ نے دکھی انسانیت کی غم گساری اور سینے میں ان کا دکھ محسوس کر کے اپنے رب کے حضور التجاء کی

''میں نے تسکین قلب کے لئے، آپ کا بار ہلکا کرنے کے لئے۔ آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے مجھے یقین ہے اور پورا بھروسہ اس ذات پاک پر ہے کہ وہ میری التجاء کو رد نہیں کرے گا۔''

(الفضل 30 دسمبر 1965ء)

اور بلا شبہ خدا نے دعا قبول کی اور آپ کو قبولیت دعا کا نشان عطا کیا اس کا ثبوت ان واقعات سے خوب مل جاتا ہے۔

☆ لندن میں ایک احمدی دوست کے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا اس نے خواہش کی کہ حضور اس کا نام تجویز کریں حضور نے فرمایا لڑکا ہوگا اور لڑکے کا نام تجویز کیا تمام لیڈی ڈاکٹروں نے الٹرا ساؤنڈ سے معائنہ کے بعد بتایا کہ لڑکی ہوگی۔ کیونکہ آلات ڈاکٹری جھوٹ نہیں بولتے لیکن خدا کے فضل سے لڑکے کی پیدائش ہوئی حضور نے اپنے خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔

''غیب کی بات بتانا کسی عاجز انسان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دکھانا اللہ کی قدرت کا کام ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔''

(ماہنامہ خالد مئی 1983ء)

☆ ایک اور احمدی دوست بیان کرتے ہیں۔

میری بہو جو آجکل جرمنی میں ہے اس کو پیٹ میں درد ہوتا تھا چنانچہ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ میں نے یہ خط حضور کو پیش کیا اور عرض کی کہ حضور دعا فرماویں کہ میری بہو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو جائے تو آپ نے فرمایا اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کروں گا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے حضور کے الفاظ اس کو لکھ دیئے اور وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئی اور اب تک ٹھیک ہے۔ الحمدللہ۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل مئی 1983ء صفحہ 291)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

☆ مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد کی نعمت سے نوازے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر اس عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 1971ء صفحہ 3)

حضور اپنے قبولیت دعا کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزار ہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعے پورا کیا جن کے حق میں دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ ہیں۔'' (الفضل 25 جون 1971ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

کی قبولیت دعا

حضور خلافت سے اخلاص کے تعلق میں ذکر کرتے ہیں کہ جب سے مجھے خلافت کے منصب پر خدا نے بٹھایا لوگ دعا کے لئے لکھتے ہیں جو لوگ محض دعا کے لئے لکھتے ہیں اور اخلاص کا تعلق نہیں رکھتے ان کے حق میں نہ دعا قبول ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔

آپ آگے فرماتے ہیں۔

''اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے.......... اور اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے اس میں میں آپ کی اطاعت کروں گا تو ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے ہیں ایک دفعہ نہیں بارہا دیکھے ہیں دعا وہاں پہنچی بھی نہیں لیکن قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جا رہی تھی تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی بعض دفعہ وہ دعا بنی بھی نہیں اور وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 55)

حضور کی قبولیت دعا کے چند واقعات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت مکرم عبدالستار خان صاحب تحریر کرتی ہیں کہ

پاکستان میں گرمی کی وجہ سے میری آنکھیں ہر وقت خراب رہتی تھیں حضور کو دعا کے لئے لکھا آپ نے دعا کی اور فرمایا انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی اس وقت کے بعد میری کبھی آنکھیں خراب نہ ہوئیں۔

(روزنامہ الفضل 31 مئی 2003ء)

☆ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں مندرجہ ذیل قبولیت دعا کا واقعہ سنایا۔

''نائیجیریا سے سیف اللہ چیمہ تحریر فرماتے ہیں کہ گزشتہ مرتبہ جب میں آپ سے ملنے آیا میری بیوی بھی ساتھ تھی ہم نے ذکر کیا کہ ہماری شادی پر ایک عرصہ گزر گیا ہے اور کوئی اولاد نہیں اس وقت آپ نے بے اختیار یہ فقرہ کہا کہ بشریٰ بیٹی آئندہ جب آؤ بیٹا لے کر آنا کہتے ہیں کہ الحمدللہ آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اب جب ہم آپ سے ملنے آئیں گے تو بیٹا لے کر آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ بیٹا عطا فرما چکا ہے۔''

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ جولائی 1987ء)

☆ مکرم منصور احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ تقریباً 20 سال پہلے میرے گلے میں تکلیف ہوئی جو کئی مہینوں پر محیط ہوگئی میں خود بھی ہومیو پیتھک کا مطالعہ کرتا ہوں اس کی روشنی میں علامات کے لحاظ سے Lycopodium 200 دوا بنتی تھی یہ دوا استعمال کر کے دیکھ لی فائدہ نہیں ہوا اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا حضور پُر نور نے بھی یہی دوا اسی طاقت میں لکھی پہلے جو دوا استعمال کی تھی اس میں سے آدھی بچی ہوئی تھی حضور انور کا خط آنے پر وہی دوائی استعمال کی اور صحت یاب ہوگیا۔

(روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء صفحہ 53)

☆ حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں مندرجہ ذیل واقعہ سنایا

ایک غانین خاتون لکھتی ہیں میری اولاد پیدائش کے دو ہفتے کے اندر اندر فوت ہو جاتی تھی میں نے آپ کو دعا کے لئے خط لکھا اور مجھے یہ جواب ملا کہ بچہ کا نام ''امۃ الحی'' رکھنا جو کہ بیٹی کا نام ہے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان دیکھ کر حیران رہ گئی کہ خدا نے مجھے بیٹی عطا فرمائی جس کا نام میں نے امۃ الحی رکھا ایک سال ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے صحت مند اور ہشاش بشاش ہے۔

(روزنامہ الفضل 24 مئی 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی قبولیت دعا

خدا کے فضل وکرم سے قدرت ثانیہ کے مظہر خامس وہ پیارے وجود ہیں جن کے متعلق خدا نے اپنے پیارے مسیح کو پہلے مطلع کر دیا تھا اور فرمایا تھا "انی معك یا مسرور" یعنی اے مسرور میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی خدا ہر میدان میں آپ کی نصرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ نے اپنے منصب خلافت پہ متمکن ہونے کے بعد خطاب وخطبات میں بہت زور دعاؤں پر دیا چنانچہ پہلے خطاب میں فرمایا۔

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے آجکل دعاؤں پر بہت زور دیں دعاؤں پہ زور دیں۔ دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنی تائید ونصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔'' آمین

(الفضل انٹرنیشنل 25 / اپریل تا یکم مئی 2003ء)

آپ کو بھی خدا نے قبولیت دعا کے اعجاز سے نوازا چند ایک واقعات درج ہیں جو "انی معك یا مسرور" کا ثبوت اور اس اعجاز کی دلیل ہے۔

☆ مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب لکھتے ہیں۔

27 تا 29 جنوری 2006ء 79 نواں کوٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا ''مسرور کبڈی ٹورنامنٹ'' منعقد ہوا 27 جنوری کی شام کو ایک کبڈر نے کہا کہ مربی صاحب دیکھیں کتنے گہرے بادل ہیں اور محکمہ موسمیات نے خبر دی ہے کہ آج رات شدید بارش ہو گی اور واقعتاً وہاں بادل برسنے والے تھے خاکسار نے عرض کیا کہ ہم ابھی اپنے آقا کو فیکس کر دیتے ہیں انشاء اللہ حضور کی دعا سے بارش نہیں ہوگی۔ چنانچہ اسی دن شام کو ساری کیفیت لکھ کر حضور انور کو فیکس کر دی گئی حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے 3 دن تک بادلوں کو برسنے سے روکے رکھا اور پروگرام کسی بھی روکاٹ کے بغیر کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ ٹورنامنٹ کے بعد جب تمام مہمان روانہ ہو گئے تو موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا جو کئی روز تک جاری رہا۔

(روزنامہ الفضل خلافت جوبلی نمبر 3 دسمبر 2008ء صفحہ 92)

باقی صفحہ 19 پر

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

خلافت احمدیہ کی برکات کا شیریں ثمر اور تاریخ احمدیت کا روشن باب

بیت فضل لندن کی تعمیر اور احمدیت کی ترقیات

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے جب انگلستان میں احمدیت کی اشاعت کے فریضہ کی ادائیگی کیلئے مربیان بھیجنے کی خواہش ظاہر فرمائی تو حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی اے اور حضرت چوہدری فتح محمد سیال نے سب سے پہلے اپنے نام پیش کئے۔ جن میں سے حضرت چوہدری فتح محمد سیال کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس طرح حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال 25/ جولائی 1913ء میں انگلستان تشریف لائے۔ چند دن قیام کے بعد آپ 11/ اگست 1913ء کو ووکنگ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس پہنچے۔ چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب کھلے عام احمدیت کی اشاعت کے حق میں نہ تھے۔ لہذا حضرت چوہدری صاحب اکیلے ہی لنڈن کے مختلف مقامات پر جاکر دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

مارچ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے خلیفۂ وقت کی بیعت سے انکار کردیا۔ تب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب، مئی 1914ء میں ووکنگ سے لندن تشریف لے آئے۔ اور یہاں آکر آپ نے دعوت الی اللہ یعنی احمدیت کی دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنا شروع کردیا۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے 12 انگریزوں نے احمدیت قبول کی۔

1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی کو بھی دعوت الی اللہ کے فریضہ کے لئے روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ کی تشریف آوری کے چار ماہ بعد حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب واپس ہندوستان تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپریل 1917ء سے جنوری 1920ء تک انگلستان میں قیام فرمایا اس کے بعد آپ کو امریکہ جانے کا حکم صادر ہوا۔

اگست 1919ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دوبارہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو مولوی عبدالرحیم نیر صاحب کے ساتھ انگلستان بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور نے چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور مولوی عبدالرحیم نیر صاحب کو لندن میں بیت الذکر کی تعمیر کیلئے جگہ تلاش کرکے خریدنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے لئے باقاعدہ چندہ کی وصولی کی تحریک بھی شروع کردی گئی۔ لہذا حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے بہت کوشش اور تگ ودو کے بعد پٹنی میں ایک قطعہ بمع مکان کے £2,223 کے عوض ایک یہودی سے خریدا۔ جس کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں دے دی گئی۔ چنانچہ خلیفۃ المسیح الثانی نے اس غرض کے لئے قادیان میں مشورہ کی مجلس منعقد ہوئی۔ جہاں یہ پاس کیا گیا کہ خلیفۃ المسیح بنفس نفیس جاکر بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھیں۔ اس غرض کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے ساتھ ان مندرجہ ذیل احباب کو افتتاح کے موقع پر حاضر ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔

چوہدری فتح محمد سیال صاحب، خان ذوالفقار علی خان صاحب، حافظ روشن علی صاحب، مولوی عبدالرحمٰن مصری صاحب، مولوی عبدالرحیم درد صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب، بھائی شیخ عبدالرحمٰن صاحب، چوہدری علی محمد صاحب، میاں رحم دین صاحب باورچی۔

ان کے علاوہ صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب، چوہدری سرظفراللہ خان صاحب اور چوہدری محمد شریف صاحب وکیل نے اپنے طور پر اس قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

لطف کی بات ہے کہ جن احباب کو حضور انور نے اپنے ساتھ لے جانے کا حکم فرمایا ان کیلئے باقاعدہ سبز پگڑیاں، کالے کوٹ اور پاجامے بھی تجویز کئے گئے تاکہ بیت الذکر کی بنیاد رکھتے وقت اپنا قومی لباس پہن کر حصہ لیں۔

حضور بمع قافلہ مصر سے ہوتے ہوئے اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور فرانس کے راستہ انگلستان میں 22/ اگست 1924ء کو پہنچے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپ سمندر کے کنارے ایک مقام پر اترے ہیں ایک لکڑی کے کُندے پر پاؤں رکھ کر ایک کامیاب جرنیل کی طرح چاروں طرف نظر دوڑا رہے ہیں۔ کہ آواز آئی ہے "ولیم دی کنکرر" اسی طرح روحانی فتح اس دورہ انگلستان کے ساتھ مقدر تھی۔ جو اس بیت الذکر کی بنیاد کی صورت میں ظہور میں آئی۔

بیت الذکر کی بنیادی اینٹ رکھنے سے قبل جب انگلستان میں اس پہلی بیت الذکر کے لئے جماعت سے چندہ وصول کرنے کی تحریک شروع ہوئی تو جس جوش وخروش اور جذبہ واخلاص سے احمدی مرد، عورتوں اور بچے بچیوں نے چندہ جات دینے کے وعدہ جات کے ساتھ ادائیگی شروع کی اس کے بارہ میں حضور نے ایک خطبہ میں اس کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:۔

" اس غریب جماعت سے اس قدر چندہ کی وصولی تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش وخروش دیکھنے کے قابل تھا اس کا وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں جنہوں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ مرد، عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چور نظر آتے تھے۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیئے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دے کر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ پھر بھی جوش کو بتانہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا...... کیونکہ جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے۔ مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے کہ مجھے جو پیسے خرچ کے لئے ملتے تھے ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا۔ وہ سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں۔ نہ معلوم کن امنگوں کے ماتحت اس بچے نے وہ پیسے جمع کئے ہوں گے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان امنگوں کو بھی قربان کردیا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں۔ ساڑھے تین سو پچاس روپیہ لکھوایا۔ ان کی مالی حالت کو مدنظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے محرومی اختیار کرلی...... بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی جنہوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جن میں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جنہوں نے تین تین چار چار گنا چندہ لکھوایا...... ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کرسکتے تھے۔ نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کرکے چندہ میں دے دیا جائے۔ لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کرکے اپنے وعدے ادا کر دیئے۔"

("بیت کی تحریک" 7 تا 11 جنوری 1920ء بحوالہ تاریخ بیت فضل مرتبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل، دسمبر 1927ء صفحہ 21)

سنگ بنیاد کی تقریب

19/ اکتوبر 1924ء تک بیت لندن کیلئے ایک لاکھ روپیہ مختلف صورتوں سے اکٹھا کیا گیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بیت کی بنیادی اینٹ رکھنے کیلئے ساؤتھ فیلڈ میں تشریف لائے تو ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی جبکہ موسم والوں کی پیشگوئی تھی کہ دھوپ نکلے گی۔ اس بارہ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بارش اس لئے ہورہی ہے کہ جن لوگوں میں اخلاص ہوگا وہی تشریف لائیں گے۔ مہمانوں کی سہولت کیلئے ایک خیمہ نصب کیا گیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس مبارک تقریب کے انتظامات اور مہمانوں کو بروقت اطلاع دینے میں بھی تاخیر ہوگئی مگر اس کے برعکس مہمانوں کی تعداد امید سے بڑھ کر رہی۔ مہمانوں میں مختلف حکومتوں کے نمائندے اور سفیر تھے۔ جن میں انگریز، جاپانی، جرمن سربین، لیتھونین، مصری، اٹالین، امریکن، انڈینز اور افریقن شامل تھے۔ نیز تمام مذاہب کے لوگ بھی شامل تھے۔ انگلستان کے پرائم منسٹر ریمزے میکڈونلڈ خود تو نہیں آسکے مگر انہوں نے اپنے پیغام میں اس مبارک تقریب میں وقت پر شامل نہ ہوسکنے کی معذرت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تین بجے خیمہ میں داخل ہوئے اور نیر صاحب نے اعلان کیا جس سے تمام مہمان تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ اور حضور نے پھر تمام مہمانوں سے مصافحہ فرمایا۔ پھر مولانا عبدالرحیم درد صاحب جو کہ اس وقت کے امام بیت الذکر لندن تھے نے تمام حاضرین کا خیر مقدم کیا اور اعلان کیا کہ تمام حاضرین 3.35 بجے بیت الفضل کے سنگ بنیاد رکھنے کے مقام پر پہنچ جائیں۔ حضرت مصلح موعود نے محراب کی جگہ پر بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے سے قبل حافظ روشن علی صاحب کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے انگلش میں ایڈریس پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایمان افروز تقریر کی۔

بیت الذکر کی تعمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہندوستان واپس تشریف لے جانے کے بعد 29/ ستمبر 1925ء بوقت گیارہ بجے دن بیت الذکر کی بنیادوں کی کھدائی شروع ہوئی۔ اس وقت اخبارات کے نمائندے بھی حاضر تھے انہوں نے اس موقع پر شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور فوٹو بھی لئے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے زیر نگرانی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اس کا ٹھیکہ میسرز زرونی اینڈ سنز کو دیا گیا۔ اس موقع پر جن خوش نصیب احباب نے حصہ لیا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی، مکرم سید وزارت حسین صاحب، مکرم شیخ ظفرحق خان صاحب، مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب، مکرم خان عبدالرحیم خان خالد صاحب، مکرم جبریل مارٹن صاحب، مکرم شرف الدین صاحب، مکرم عزیز الدین صاحب، محترمہ امتہ السلام صاحبہ، مسٹر ہنری ہنٹن صاحب، مکرم عبدالعزیز صاحب پسر عبداللہ مالک ہوٹل لندن، مکرم مسٹر لندن لال صاحب، مکرم ملک غلام فرید صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب۔

(بحوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل اسسٹنٹ سرجن دسمبر 1927ء ص 39)

تعمیر کا سلسلہ 1926ء تک جاری رہا۔

اس کی تعمیر اور اختتام کے بارہ کئی اور اخبارات کے علاوہ ٹائمز آف لندن کی اشاعت میں یوں بیان کیا گیا:۔

’’لندن کی اس پہلی بیت الذکر کی تعمیر کیلئے بنیادیں کھودی جانے کا کام شروع کیا گیا جو احمدی (۔) ساؤتھ فیلڈ میں تعمیر کرنے لگے ہیں۔ یہ ایک مکان کے ملحقہ باغیچہ میں بنی تجویز ہوئی ہے جو کہ عرصہ سے احمدیوں کے قبضہ وملکیت میں ہے اور جہاں وہ مدت سے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ اس بیت کا سنگ بنیاد پچھلے موسم خزاں میں ہز ہائی نس دی حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ مولانا اے آر درد کی قیادت میں جو کہ احمدیہ مشن کے انچارج ہیں۔ ہندوستانی احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اکٹھی ہوئی۔ مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے عربی زبان میں ان آیات کی تلاوت کی...... جماعت احمدیہ کے مرکز میں اطلاع دینے کے ماسوا ہندوستان، امریکہ، سیریا اور فلسطین وغیرہ تمام ان ممالک میں جہاں اس سلسلہ کے افراد ہیں نے کام شروع کرنے سے پہلے ہی برقی پیغامات ارسال کردیئے تھے جس میں اس وقت کی اطلاع دی گئی تھی جس وقت کہ لندن میں تعمیر بیت الذکر کا کام شروع کیا جانا تھا، تاکہ شرق اور غرب، شمال جنوب سے چہار اطراف سے ایک ہی وقت میں ایک ہی مقصد کیلئے ایک خدا کے لئے دعائیں کی جائیں۔‘‘

(ٹائمز آف لنڈن۔ 29 ستمبر 1926ء)

افتتاح

3/ اکتوبر 1926ء بروز اتوار دن کے تین بجے دوپہر بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں لایا گیا۔ ہزارہا لوگ جمع تھے۔ سڑکوں پر بھی تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگ اس مبارک تقریب میں شامل تھے۔ بیت الذکر کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور مہمانوں کیلئے کھانے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا۔ احاطہ کے اندر ہزار سے زائد لوگ موجود تھے اور اس طرح باہر سڑکوں پر بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور نظم ونسق کے لئے حکومت کی طرف سے پولیس تعینات کی گئی۔ اس مبارک تقریب میں حصہ لینے والوں میں لارڈز، مہاراجہ، ممبران پارلیمنٹ، اخباروں کے نمائندے، ملکوں کے سفیر، ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل تھے۔

جب بیت الذکر کا افتتاح شروع ہوا تو محترم عبدالرحیم درد صاحب مشنری انچارج انگلستان شیخ عبدالقادر صاحب کو ساتھ لیکر بیت الذکر میں داخل ہوئے اور درد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس سے سامعین پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد درد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور انور نے سب سے پہلے شیخ عبدالقادر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دوسرے تمام حاضرین کا جو اس تقریب میں شامل تھے۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا:۔

’’...... یہ خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتی ہے۔ اس خدا کی طرف جس نے ہمیں اور ہمارے باپ دادوں کو پیدا کیا جو ہماری اور ہمارے باپ دادوں کی پرورش کررہا ہے۔ اور جس کی طرف ہمارے باپ دادے لوٹ کر جائیں گے۔ وہ اکیلا خدا ہے آسمان میں بھی اور زمین میں بھی۔ اوپر بلندیوں میں بھی اور نیچے پاتال میں بھی اس کی بادشاہت ہے۔ سب محبت کرنے والوں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ سب محسنوں سے زیادہ محسن۔ جس کا رحم تو رحم ہے ہی۔ لیکن جس کی سزا بھی محبت سے پُر اور شفقت سے لبریز ہوتی ہے۔ ہماری روح اس کے فضلوں کو دیکھ کر اس کے آستانہ پر گرتی ہے اور کہتی ہے اے قدوس! تیری بڑائی ہو تیرا نام انسانوں کے دلوں میں بھی اسی طرح بلند ہو جس طرح تیری وسیع قدرت کے مناظر میں بلند ہے...... ہم لوگوں کا مقصد اس مرکز توحید میں بیٹھ کر محبت اور اخلاص کے ساتھ واحد خدا کی پرستش کا رائج کرنا اور اس کی محبت کو قائم کرنا ہوگا۔ ہم مذاہب سے منافرت اور تباغض کو دور کرکے تحقیق کی سچی روح کو پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اخلاق کی درستی اور ظلم کے مٹانے کی سعی کریں گے۔ آقا اور نوکر، گورے اور کالے۔ مشرقی اور مغربی کے درمیان تعلقات اخلاص اور حقیقی مساوات جس میں جائز فوقیتوں کا تسلیم کرنا شامل ہوگا۔ ہمارا مقصد ہوگا۔ اور ہم اس موقع پر مسیحی دنیا سے بھی التجا کرتے ہیں کہ وہ (۔) کو تعصّب کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس کے عیب نکالنے کی بجائے اس کی خوبیوں کی جستجو کرے۔ کیونکہ سچائی دوسرے کے عیوب نکالنے پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی فوقیت ثابت کرنے سے ظاہر ہوتی ہے...... اے خدا! تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور یہ (۔) تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے بندوں کے دلوں میں محبت و اخلاص پیدا کرنے کا بڑا مرکز ہو۔ آمین۔

مرزا محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ۔‘‘

اس کے بعد محترم مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے بیت الذکر کی چاندی کی چابی خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب کے ہاتھ میں تھما دی اور انہوں نے قفل کھولتے وقت بلند آواز سے یہ الفاظ کہے۔

’’خدائے رحیم ورحمٰن کے نام پر مَیں اس عبادت گاہ کا افتتاح کرتا ہوں‘‘

آپ نے فرمایا کہ جب میں لندن میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔ مجھے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان (۔) کیلئے جو لندن میں سکونت رکھتے یا بغرض سیاحت آتے ہیں ایک (بیت) ہونی چاہئے۔ مجھے طبعًا اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ میرا وہ خواب حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور ان کی جماعت کی کوششوں سے عملی صورت میں نمودار ہوئی۔ آپ نے تمام مہمانوں اور ان کی حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کیا۔

(حوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن دسمبر 1927ء)

خان بہادر صاحب کی تقریر کے بعد اور معززین کی بھی تقاریر ہوئیں۔ بعد اس کے عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ نماز کی امامت مولوی عبدالرحیم درد صاحب نے کی جس میں شیخ عبدالقادر صاحب کے علاوہ بہت سے مہمانوں نے اس میں شرکت کی۔ تقریباً 100 کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ اس دوران ایک انگریز ہمسایہ نمازیوں کو دیکھ کر رہ نہ سکا اور اپنے بوٹ اتار کر صفوں میں جا داخل ہوگیا۔ اس نے بعد میں بتایا کہ مَیں ایک صف میں کھڑا تھا اور آنکھیں بند کرکے دعا کررہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکیلا کھڑا ہوں باقی سجدے میں تھے۔ مَیں شرمندہ سا ہوگیا مگر خیر دُعا تو ہوگئی مَیں خوش بھی تھا۔

جہاں تک لوگوں کی تعداد کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ ایک جمِ غفیر تھا اور ہر ملت کے افراد نے اس میں خوشی خوشی شریک تھے۔ اخباروں کے نمائندے، فوٹو گرافرز اور مصوّر ہر زاویہ سے بیت کی تصویر لے رہے تھے۔

انگلش اخبار ڈیلی ایکسپریس مورخہ 24 ستمبر 1926ء نے بیت فضل کے بارہ ایسے خبر لگائی۔

لندن کی عمارات میں ایک مزید اضافہ ساؤتھ فیلڈ کی بیت ہے۔ اس کی بنیاد فرقہ احمدیہ نے ڈالی ہے۔ یہ عمارت جو جزائر برطانیہ میں اپنی قسم کی ایک ہی عمارت ہے۔ 175 آدمیوں کیلئے گنجائش رکھتی ہے۔ بیت ایک سفید عمارت ہے جس پر سیمنٹ کی لپائی کی ہوئی ہے۔ اس میں ایک گنبد اور چار منارے ہیں۔ مناروں سے مومنین کو...... دی جائے گی۔ اس میں اور ایشیائی بیوت میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں لمبی اور تنگ کھڑکیاں رکھی گئی ہیں۔ دروازہ پر خاص قسم کے سیمنٹ کا بنایا ہوا ایک کتبہ ہے۔ جس پر کلمہ لکھا گیا ہے۔ اس کو ایک انگریز نقاش نے ایک بڑی کی ہوئی تصویر سے کندہ کیا ہے...... بیت فضل کے ایک کارکن نے کل ڈیلی ایکسپریس کے ایک خاص نمائندہ کو کہا کہ اس ملک میں (دین حق) کی کافی (اشاعت) ہوتی ہے۔

(حوالہ تاریخ بیت فضل لندن مرتبہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن، صفحہ 85۔ دسمبر 1927ء)

اس مندرجہ بالا خبر کے علاوہ انگلستان میں ہر چھپنے والے اخبار نے اپنے اپنے طور پر بیت کے افتتاح اور اس پر سرخیاں لگائیں اور اس بیت فضل کی خوب تشہیر کی۔

برطانیہ میں مربی انچارج کی اہم ذمہ داریاں ادا کرنے کی جن احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ 1926ء میں فضل لندن کے سنگ بنیاد اور 1926ء میں اس کے افتتاح کے بعد ان مربیان کرام نے امام بیت فضل لندن کے طور پر بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ سب سے پہلے امام بیت فضل لندن حضرت مولانا عبدالرحیم درد تھے۔

(2) حضرت چوہدری فتح محمد سیال
1913ء تا 1921ء

(3) حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب
1916ء تا 1917ء

(4) حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب
1917ء تا 1921ء

(5) مکرم مبارک علی صاحب
1920ء تا 1923ء

(6) حضرت عبدالرحیم نیّر صاحب
1923ء تا 1924ء

(7) حضرت عبدالرحیم درد صاحب
1924ء تا 1928ء

(8) حضرت خان فرزند علی صاحب
1928ء تا 1933ء

(9) مکرم محمد یار عارف صاحب
1934ء تا 1935ء

(10) حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب
1938ء تا 1946ء

(11) مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب
1946ء تا 1950ء

(12) مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب
1950ء تا 1955ء

(13) مکرم مولود احمد خان صاحب
1955 تا 1962ء

(14) مکرم چوہدری رحمت خان صاحب
1962ء تا 1964ء

(15) مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب
1964 تا 1971ء، 1972ء تا 1979ء

(16) چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب
1971ء تا 1972ء

(18) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
1979ء تا 1983ء

(19) مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
1983ء سے تاحال

اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا مربیان ومشنری انچارج صاحبان کی خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز ان کی نسلوں کو بھی اپنے بزرگوں کی سنت کو پورا کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بیت الفضل کی ایک سب سے بڑی خوش بختی یہ ہے کہ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس مبارک بیت میں خطبہ جمعہ اور نمازوں کے علاوہ مختلف اوقات میں جماعت کو خطاب کرنے کا موقع نصیب ہوا۔

بیت الفضل کی پرحکمت بنیاد نے ثابت کردیا ہے کہ یہ خدائی منشاء کے مطابق تھی اور اس کا بابرکت آغاز تائید ایزدی سے احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ خلفائے احمدیت کے ساری دنیا کے دورہ جات اور سارے عالم میں دین حق کی اشاعت کے

باقی صفحہ 17 پر

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

خلافت خامسہ اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی استحکام خلافت کیلئے خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ جماعت پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام اور استحکام کی طرف کھڑی ہوئی۔''

اسی طرح آپ نے فرمایا۔

''ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم......خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 2 مئی 2003ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سات سالہ دور خلافت میں اس عہد کو نبھاتے ہوئے استحکام خلافت کیلئے جو قدم اٹھائے اور مساعی فرمائی۔ اس کی ایک جھلک یہاں پیش کی جارہی ہے۔

شرائط بیعت اور استحکام خلافت

حضور انور نے آغاز خلافت میں ہی جب تجدید بیعت ہو رہی تھی خطبات کا ایک سلسلہ شروع فرمایا۔ جس میں بیعت کی اہمیت، اس کی برکات اور تاثیرات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دس شرائط بیعت کو تفصیل سے بیان فرمایا اور آغاز خلافت میں ہی احباب جماعت کے ذہنوں کو خلافت کے استحکام اور بقا کی طرف مائل کر کے ان کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اور یوں احمدی کو مضبوطی کے ساتھ خلافت کے ساتھ باندھ دیا۔ جو استحکام خلافت کا باعث بنا۔ بعدازاں یہ خطبات ''شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے طبع بھی ہوگئے۔

نظام وصیت اور استحکام خلافت

حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں ایک مختصر رسالہ ''الوصیت'' تحریر فرمایا جس میں آپ نے ایک طرف نظام خلافت کی خبر دی تو دوسری طرف نظام وصیت کا اعلان فرمایا۔ خلافت کے قیام کا تعلق بھی اعمال صالحہ سے ہے اور نظام وصیت بھی کامل مومن، باخدا لوگ پیدا کرنے کے لئے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے لوگ پیدا کرنے کے لئے وجود میں آیا۔

گویا دونوں نظام ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں خلافت باخدا اور خدا نما لوگ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور نظام وصیت خلافت کے محافظ اور وفادار بنانے کا طریق ہے لہٰذا جس حد تک نظام وصیت مضبوط ہو گا۔ نظام خلافت مستحکم و مربوط ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ 2008ء تک جماعتوں میں چندہ دہندگان کا کم از کم نصف ضرور اس مبارک نظام سے منسلک ہو۔ تاجہاں جماعت کا مالی نظام مضبوط ہو وہاں متقی، پرہیزگار، نمازی دیندار لوگ جماعت کو نصیب ہوں۔ آپ کی اس خواہش پر دنیا بھر کے احمدیوں نے لبیک کہا اور 38 ہزار سے یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''یہ نظام وصیت بھی ذہنوں اور مالوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔...... یہاں پاک کرنے کے ذریعے سے یہ مطلب ہے کہ پاک ذرائع سے کمائی ہوئی جو دولت ہے اس کو جب پاک مقاصد کے لئے خرچ کیا جائے گا تو اس سے تمہارے اندر جہاں روحانی تبدیلیاں پیدا ہوں گی وہاں تمہارے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت پڑے گی جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے دعا کی ہے رسالہ الوصیت میں اور تین دفعہ یہ دعا کی ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اس نظام میں شامل ہوں نیک اور پاک لوگوں کی جماعت بنا دے...... جہاں اس نظام میں شامل ہونے والے تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 559-560)

پھر فرماتے ہیں۔

''نظام وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اب اس نظام وصیت کے ساتھ ہی قربانیوں کے معیار بھی بڑھنے ہیں''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 810)

ایم ٹی اے اور استحکام خلافت

گو MTA کا مبارک پودا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں لگا اور اس نے بہت ترقی پائی۔ تاہم ہمارے موجودہ امام کے دور میں خلافت کی مضبوطی کے لئے اس نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جہاں کہیں بھی ہیں اس نے دنیا بھر کی جماعت کو رابطہ میں رکھا۔ حضور کے خطبات، خطابات، دورہ جات ایمانوں کو جلا بخشنے کا موجب بنے۔ احمدیوں کے دلوں میں خلیفۃ المسیح سے محبت کا اضافہ ہوا۔ خلافت سے تعلق بڑھا اور وحدت پیدا ہوئی۔ حضور کے دور میں عربوں اور یورپ کے لئے الگ الگ چینل کا بھی آغاز ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ایم ٹی اے نے تو ہر احمدی کو جو ایم ٹی اے دیکھتا ہے دنیا میں منعقد ہونے والے جلسوں کے نظارے دکھا کر ایک ایسی وحدت میں پرو دیا ہے جس نے مختلف قوموں کے احمدیوں کے مزاج اور روایات بھی ایک کر دیئے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2008ء)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اس نے جماعتوں میں وحدت اور خلافت سے ایک تعلق کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 جنوری 2009ء)

خطبات اور استحکام خلافت

حضور انور کے خطبات جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنے جاتے ہیں۔ احباب جماعت میں وحدت پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں حضور کا خطبہ ساری دنیا میں موجود افراد سنتے اور فوراً عمل کرنے کو دوڑتے ہیں۔ حضور انور نہایت درد کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت پر نصائح فرماتے ہیں اور ہر احمدی سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے''۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 257)

میں جس ملک میں خطبہ یا تقریر میں کوئی بات کروں...... جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یکرنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک رب العالمین کو ماننے والے کہلا سکیں گے۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 597)

اس کے علاوہ جو عظیم برکت سلامتی کی صورت میں ہر جمعہ کے روز تمام احمدیوں کو ملتی ہے وہ بھی ناقابل بیان ہے۔ حضور خطبہ سے قبل السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر دنیا بھر کے احمدیوں کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں اور جواباً ساری دنیا کے احمدی خلیفۃ المسیح پر سلامتی بھیج کر وحدت اور یکرنگی کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔

نظام شوریٰ اور استحکام خلافت

ہمارے پیارے موجودہ امام نے اپنے دور میں دنیا بھر میں منعقد ہونے والی مجالس ہائے شوریٰ پر خطبات اور پیغامات کے ذریعہ جہاں انتظامیہ کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا وہاں ممبران شوریٰ کو ان کے فرائض سے مطلع فرمایا اور تقویٰ کو پیش نظر رکھ کر آراء دینے اور خلیفۃ المسیح کی طرف سے منظوری کے بعد فیصلہ جات کو ایک سال تک اپنے اپنے حلقوں میں لاگو کرنے کی طرف توجہ دلائی اور یوں آپ کے تاریخ ساز دور میں نظام شوریٰ مضبوط بنیادوں پر قائم ہوا جو نظام خلافت کی تقویت کا باعث بنا۔

آپ فرماتے ہیں۔

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کرکے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تاکہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچنی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 196)

عبادات اور استحکام خلافت

خلافت کا ایک گہرا تعلق عبادات سے ہے۔ سورۃ النور کی آیت استخلاف میں بھی خلافت کے قیام، اس کی حفاظت اور استحکام کو جن شرائط کے ساتھ باندھا ہے ان میں سرفہرست نماز ہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انقلاب آفرین دور میں احباب جماعت کو متعدد بار نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ بالخصوص خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے خطبات اور خطابات میں بار ہا اس امر کا عندیہ دیا کہ اگر خلافت سے فیض میں تسلسل چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عبد بننے کے حقوق ادا کریں۔ اس کی عبادت میں جُت جائیں اور نماز باجماعت کا قیام کریں۔ حضور کے ان ارشادات ہدایات اور نصائح کی روشنی میں دنیا بھر کے احمدی

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر: شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور
فون: 042-7351722-0300-9419235

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سائیکل ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کے سائیکل، واکر، پرام جھولے
مونٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں
27 نیلا گنبد۔لاہور
فون: 042-7355742

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)
طالب دعا: خالد احمد ملک واہل خانہ
گارڈن ٹاؤن لاہور

نور سائیکل ورکس
مطیع الرحمٰن ناصر
047-6213999
یادگار چوک ربوہ
نئی برانچ **نور سائیکل سٹور**
عتیق الرحمٰن ناصر
047-6005882
ریلوے روڈ نزد گودام رحمت بازار منڈی ربوہ
بچہ سائیکل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بڑی سائیکل ایگل، سہراب، چائنہ دستیاب ہے
پروپرائٹر: عبدالنور ناصر

اُوزون واٹر پیوریفائرز
پینے کے پانی کو خود جراثیموں سے پاک کریں
فل گارنٹی ایک سال
نا فلٹر بدلنے کا جھنجھٹ
نا کسی کیمیکل کی ضرورت
ہر قسم کے جراثیموں کو ختم کر دیتا ہے
ہوم ڈیلیوری
خرچ صرف 1/3 پیسہ سے کم فی لیٹر اور پانی اور ہوا کے جراثیموں کی بیماریوں سے مکمل چھٹکارا۔
اپلائیڈ سسٹمز
موبائل 0301-4433402
0300-8425987
546، سیکٹر D-1 بلاک 5، ٹاؤن شپ لاہور پاکستان۔ ای میل: appsys@wol.net.pk

NCI
Network
Consultants
& Integrators
555-A, Maulana Shoukat Ali Road, Faisal Town. Lahore
Tel:+92-42-5164287,5160186,Fax#+92-42-5164267
E-mail:qamar@nci.com.pk Mobile:0300-8416250

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

ڈیلرز: L.G، لومینز، سونی ٹی وی و فریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 051-3510086-3510140 رہائش: 051-3512003

Love For All
Hatred For None
محمد شفیق کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹرز
★ میزان گھی
★ خیبر ماچس
★ کوہ نور سوپ
★ کرن گھی
مین بازار گوجر خان
051-3511086,0300-9508024
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالحہ جات، گھی، چینی اور صابن
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
سٹار ماربل انڈسٹریز
MARBLES
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس: 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

احباب نے اپنی نمازوں کی طرف بھرپور توجہ کی اور اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کی جو استحکام خلافت کا موجب بنی۔ خلافت جوبلی کے موقعہ پر شکر کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

''آج جب ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر شکر کے جذبات سے لبریز ہیں اور خوشی منا رہے ہیں۔ دین کے اس سب سے اہم رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔ پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 2008ء)

پھر فرمایا:۔

''عبادتوں کے معیار قائم رکھیں تا کہ سب سے بڑی نعمت جو خلافت کی نعمت ہے وہ آپ پر ہمیشہ قائم رہے۔'' (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 708)

تعلیم قرآن اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں جس درد کے ساتھ احباب جماعت کو قرآن کریم کی تلاوت، اس کے ترجمہ اور اس کی تفسیر کی طرف توجہ دلائی وہ ایمانوں کی بڑھوتی کا موجب بنا۔ اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ حضور نے ڈنمارک اور ناروے میں توہین آمیز کارٹون کی اشاعت پر جو تاریخی خطبات ارشاد فرمائے ان میں بھی احباب کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ جس سے احباب جماعت کا علم بڑھا اور احمدیت اور خلافت بارے پائے جانے والے شکوک وشبہات کا جواب بآسانی دے پائے جو تقویت اور مضبوطی کا باعث بنے اور خلافت اس مبارک قدم سے مضبوط ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ یعنی قرآن کریم کے فرمانبردار ہو جاؤ اور ہر قسم کی بدعت و رسم سے مجتنب ہو جاؤ...... اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ حبل اللہ یعنی قرآن کریم کو پکڑنے کی توفیق دی۔ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حبل اللہ سے مراد قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ آج خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنے والا ہی حبل اللہ کو پکڑنے والا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 راگست 2008ء)

مالی جہاد اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں چندوں میں بے انتہا اضافہ ہوا۔ دسیوں مالی تحریکات ہوئیں۔ جن میں احباب جماعت نے دل کھول کر حصہ لیا۔

آپ فرماتے ہیں۔

دوسری بات...... نمازوں کے ساتھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ ہے...... میں نے نماز کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ تمکنت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے وہاں اسے اپنی عبادت سے مشروط کرتا ہے اور اگلی آیت میں عبادت کی وضاحت کی کہ نماز کو قائم کرنے والے لوگ ہوں گے لیکن جہاں یہ ذکر ہے کہ نماز کو قائم کرنے والے ہوں گے وہ صرف نماز کے بارے میں ہی نہیں فرمایا بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ و اتو الزکوٰۃ (النور: 57) کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ اور مالی قربانی بھی استحکام خلافت اور تمہارے اس انعام پانے کا ذریعہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 152)

تحریکات اور استحکام خلافت

حضور نے احباب جماعت کی فلاح و بہبود اور روحانی جسمانی اور اخلاقی ترقیات کے لئے سینکڑوں تحریکات فرمائیں۔ جن کی تعمیل سے اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ ترقی پایا۔ جماعت نے مالی، اخلاقی، روحانی ترقی حاصل کی اور خلافت مستحکم ہوئی۔

آپ فرماتے ہیں۔

''خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ (-) کو آباد کرنے کے بارہ میں، نمازوں کے قیام کے بارہ میں، اولاد کی تربیت کے بارہ میں، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں، یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343-344)

اطاعت اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات کے ذریعہ احباب جماعت کو یہ چیز باور کرا دی ہے کہ اطاعت کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا کیونکہ اطاعت دین کا ستون ہے اور جماعت کی مضبوطی کا باعث ہے اس لئے ہر احمدی نے ہر عہدیدار کی اطاعت کرنی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور (-) کا غلبہ ہوگا لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے''۔

(خطبات لجنہ اجتماع برطانیہ یکم مئی 2004ء از الازہار لذوات الخمار جلد اول)

پھر فرمایا۔

''مومن کی ایک بہت بڑی خصوصیت اطاعت ہے۔ امن قائم کرنے کے لئے تھوڑا سا نقصان بھی برداشت کرنا ہو تو کر لینا چاہئے اور اطاعت کو ہر چیز پر حاوی کرنا چاہئے اور اس کو ہر چیز پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا اور اس پر توکل کرنا ایسی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے اور پھر ایسے ذرائع سے مدد فرماتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے''۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 295)

عہدیداران اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یاد رکھیں امراء بھی، صدران بھی اور عہدیداران بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران بھی کہ وہ خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ انتظامی نظام کا ایک حصہ ہیں اور اس لحاظ سے خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ اس لئے ان کی سوچ اپنے کاموں کو اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے اسی طرح چلنی چاہئے جس طرح خلیفۂ وقت کی۔ اور انہیں ہدایات پر عمل ہونا چاہئے جو مرکزی طور پر دی جاتی ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو پھر اپنے عہدے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ جو اس کے انصاف کے تقاضے ہیں وہ پورے نہیں کر رہے''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 951)

مربیان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''واقفین زندگی اور مربیان سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی راہ میں قربانی کا جو آپ نے عہد کیا ہے اور پھر اس کو نیک نیتی سے خدا کی خاطر نبھا رہے ہیں تو دنیا کے لوگوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔ چاہے اپنوں کے چرکے ہوں یا غیروں کے چرکے ہوں جو بھی لگتے ہیں ان پر خدا کے آگے جھکیں۔ آپ جماعتی نظام میں تعلیم وتربیت کے لئے، دنیا کو (-) کا پیغام پہنچانے کے لئے، خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خلیفہ وقت نے بہت سی ایسی باتوں پر آپ پر انحصار کیا ہوتا ہے جن پر بعض فیصلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر دنیاوی اونچ نیچ کو دل سے نکال دیں اور یکسوئی سے وہ کام سرانجام دیں جو آپ کے سپرد کئے گئے ہیں''۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 953)

نظام جماعت اور استحکام خلافت

نظام جماعت اور نظام خلافت ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ ایک کو دوسرے سے تقویت ملتی ہے۔ جس حد تک نظام جماعت مضبوط ہوگا اس حد تک نظام خلافت مستحکم ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے جو سعی فرمائی وہ جہاد سے کم نہیں۔ آپ نے اپنے خطبات، خطابات اور پیغامات میں نظام جماعت کی اہمیت اور اس کی برکات کھول کھول کر بیان فرمائیں اور فرمایا کہ کسی شخص کو نظام جماعت کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ آہستہ آہستہ یہ اعتراض بڑھتا بڑھتا خلیفہ وقت پر بھی آ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

''نظام جماعت اور خلافت کا ایک تقدّس ہے جو کبھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ لوگوں میں بیٹھ کر یہ باتیں کی جائیں''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 13)

پھر فرمایا:۔

''اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو پہلے تو وہیں بات کرنے والے کو سمجھا کر اس بات کو ختم کر دینا زیادہ مناسب ہے اور وہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہئے''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 232)

دورے اور استحکام خلافت

جماعتوں میں خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم رنجہ فرمانے سے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کثرت سے نازل ہوتے ہیں اور برکات ملتی ہیں وہاں یہ دورے خلافت کے استحکام کا موجب بنتے ہیں کیونکہ مختلف ممالک میں اکثریت ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جنہوں نے خلیفۃ المسیح سے براہ راست فیض نہیں پایا ہوتا۔ اور یوں براہ راست فیض پا کر ہر فرد جماعت ایک تبدیلی محسوس کرتا ہے اور خلافت سے تعلق اور وابستگی مضبوط ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سات سالہ دور خلافت میں قریبی ممالک کا تو متعدد بار دورہ فرمایا۔ دور دراز ممالک میں بنفس نفیس تشریف لے جا کر احباب جماعت کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جہاں ان کے کاموں کو سراہا وہاں ان کی کمزوریوں کی نشان دہی فرما کر اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ بیسیوں بیوت الذکر کے سنگ بنیاد رکھنے اور افتتاحی تقاریب میں شرکت فرما کر جہاں احباب جماعت کے ایمانوں کو جلا بخشنے کا موجب بنے وہاں غیروں سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ اور خلافت بارے پائے جانے والے شکوک و شبہات دور فرمائے۔ اکثر جگہوں پر جلسہ ہائے سالانہ پر ایمان افروز، پُرمعارف، دلپذیر خطابات فرما کر جماعتوں میں تیزی لانے اور خلافت کے ساتھ احباب جماعت کے تعلق کو مزید پختہ کرنے کا باعث بنے۔

جامعات اور استحکام خلافت

خلافت خامسہ سے قبل قادیان اور ربوہ کے علاوہ 6 ممالک میں جامعات کھل چکے تھے۔ خلافت خامسہ میں کینیڈا، یوکے اور جرمنی کے جامعات میں اضافہ ہوا۔ حضور نے کینیڈا کے جامعہ کی افتتاحی تقریب

میں بھجوائے گئے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا کہ یہاں سے قرآن دان، واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں۔

یہ تمام جامعات حضور انور کی براہ راست نگرانی میں کام کر رہے ہیں اور ان سے فارغ ہونے والے مربی بھی دیگر مربیان کی طرح حضور کے نمائندہ کے طور پر ساری دنیا میں پھیلے خلافت کی حفاظت اور استحکام کے لئے کام کر رہے ہیں۔

احباب جماعت کا تقویٰ تزکیہ نفس اور استحکام خلافت

حضور انور کے خطبات کے پیش نظر تو ہر دن ہر فرد جماعت میں نمایاں تبدیلی کا پیغام لے کر آ رہا ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کا سفر جاری وساری ہے۔ احباب جماعت کا یہ اخلاص یہ نیکی یہ تقویٰ لازماً اور لازماً استحکام خلافت تک منتج ہوتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔

’’تقویٰ ایک انتہائی اہم چیز ہے جس کا ایک انسان کو اگر فہم وادراک حاصل ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر کاربند ہو سکتا ہے۔ اس کا پرتو بن سکتا ہے اور ان کو پھیلانے والا بن سکتا ہے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 257)

لغویات وبدعات سے پرہیز اور استحکام خلافت

جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دینی تعلیم احباب جماعت کے دلوں میں راسخ کرنے کے لئے مساعی فرمائی وہاں غیر دینی حرکات و سکنات سے بچنے کے لئے براہ راست نگرانی بھی کی اور خطبات بھی دیئے۔ جن میں شادی بیاہ کے موقعہ پر پائی جانے والی بدعات ورسومات کے علاوہ جدید ایجادات بالخصوص انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے بھیانک نتائج اور دیگر لغویات سے پرہیز پر خطبات ارشاد فرمائے اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو حرکت میں لا کر نگرانی کروائی۔ جس کی بدولت احباب جماعت نے غیر دینی تعلیمات ورسومات سے دور رہنے کے قصد کئے جو خلافت کی مضبوطی کا باعث بنے۔ آپ نے دعا گو بابوں اور تعویذ گنڈوں کے سدباب پر بھی خطبات ارشاد فرمائے۔

آپ فرماتے ہیں۔

’’لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 320)

’’اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کروانے والی اگلی نسل کو پروان چڑھانا ہے۔ اگلی نسل کی تربیت کرنی ہے اس کے رسول سے محبت کرنے والی نسل کو پروان چڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ سے وفا کرنے والی نسل کو پروان چڑھانا ہے‘‘۔

(الازھار لذوات الخمار جلد 3 حصہ اول ص 195-196)

جہاں حضور انور نے اپنے دور خلافت میں اور بہت سی کمیوں اور کمزوریوں اور خامیوں کی نشاندہی کر کے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی وہاں غیر از جماعت میں رشتہ نہ کرنے کے معاملہ پر سختی سے عمل درآمد کروایا۔ جو استحکام خلافت کا موجب ہوا۔

آپ فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس بات پہ خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ آئندہ نسلیں احمدیت پر قائم رہیں ...... ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے فیض پاتی رہیں گی اور اسی طرح لڑکے بھی فیض پاتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 9 مئی 2008ء)

امن اور استحکام خلافت

سورۃ النور کی آیت استخلاف میں خلافت کی ایک برکت ’’امن‘‘ بیان ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ خلافت کی اسی برکت کے صدقے بیرونی اور اندرونی سطح پر امن میں ہے۔ آج دینی معاشرہ، ماحول جس خلفشار کا شکار ہے۔ لڑائی جھگڑا، دہشت گردی، لوٹ مار، قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔ اپنی طاقت اور قوت اور وحدت کھو چکی ہے۔ آئے دن ہنگامے جلوس اور توڑ پھوڑ روز کا معمول بن چکا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نہ صرف خود امن میں ہے بلکہ اوروں کے لئے بھی امن مہیا کرتی ہے اور ماحول میں پائی جانے والے اختلافات سے بالاتر ہو کر اپنے امام کی اقتداء میں اپنی انرجی اور قوت کو اشاعت دین حق کے لئے خرچ کرتی ہے اور خلافت کے سائے تلے دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور یوں ہم تمام احباب خلافت کے حصار میں ہیں اور ہماری اس دینی ادا سے خلافت محفوظ سے محفوظ تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

حضور پُرنور نے صدسالہ خلافت جوبلی کے سال برطانوی ممبران پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یوں یقین دلایا۔

’’انشاء اللہ خلافت احمدیہ ہمیشہ دنیا میں امن وآشتی کی علمبردار رہے گی اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اپنے وطنوں کے وفادار شہری رہیں گے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 2 رجنوری 2009ء)

خلافت سے محبت اور استحکام خلافت

جماعت میں احباب جماعت اور خلافت میں پیار ومحبت کا رشتہ دوطرفہ ہے۔ ہر دو کو ایک دوسرے سے پیار ومحبت ہے۔ احباب جماعت کی اپنے پیارے امام سے محبت اور عقیدت کے تعلق کو جماعت سے باہر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسی محبت و پیار سے خلافت دن بدن مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔

آپ اس امر کا خود اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خلافت کے لئے لوگوں میں کس قدر اخلاص ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ یہی نیک عمل اور اخلاص جماعت احمدیہ میں ہمیشہ استحکام اور قیام خلافت کا باعث بنتا چلا جائے گا‘‘

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 315)

ایک اور جگہ پر فرمایا۔

’’اپنے بزرگوں کی اس قربانی کو یاد کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ انہوں نے جو قیام اور استحکام خلافت کے لئے بھی بہت قربانیاں دیں۔ آپ میں سے بہت بڑی تعداد جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یا جو میری زبان میں میری باتیں سمجھ سکتے ہیں اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر ایمان واخلاص میں ترقی کریں۔ ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو باوجود زبان براہ راست نہ سمجھنے کے، باوجود بہت کم رابطے کے، بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی خلیفہ کو دیکھا ہو گا اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں .... جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 321)

صدسالہ خلافت جوبلی اور استحکام خلافت

خلافت کے مبارک الٰہی نظام کے قیام کو 100 سال پورے ہونے پر دنیا بھر میں تقاریب منعقد ہوئیں۔ جن میں سے بعضوں میں حضور انور نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ 27 مئی 2008ء کے تاریخی دن Excel سنٹر لندن میں ایک پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں حضور نے ولولہ انگیز پُر معارف خطاب فرمایا۔ اور خلافت کے استحکام اور اس سے وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کے لئے دنیا بھر میں بسنے والے جاں نثاروں سے ایک عظیم الشان عہد لیا۔ جن پروانوں کو MTA کی وساطت سے اس مبارک تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ان میں ہر ایک اس بات کا گواہ ہے کہ گو اس تقریب میں شمولیت کے وقت ہمارے قدم زمین پر تھے مگر ہم روحانی طور پر پرواز کر کے آستانہ الوہیت میں حاضر ہیں اور ایک ایک لمحہ خلافت سے پیار، محبت، وفا کی طرف دعوت دے رہا تھا۔ خلافت کے استحکام کے حوالے سے احباب جماعت سے لئے گئے عہد کے الفاظ یہ تھے۔

’’ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008ء صفحہ 12)

اس سے قبل 2005ء میں صدسالہ خلافت جوبلی کیلئے حضور نے دعاؤں اور نوافل کا ایک جامع پروگرام احباب کے سامنے پیش فرمایا۔ جس میں مختلف دعاؤں کے ورد کرنے کی تلقین کے بعد فرمایا۔

’’پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کیلئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 323)

گزشتہ سو سال میں خلافت کی برکات سے ایک طرف جماعت نے غیر معمولی ترقی کی اور احباب جماعت میں نمایاں روحانی تبدیلی آئی تو دوسری طرف اندرونی اور بیرونی فتنے اٹھے۔ خلافت کو مٹانے کی مکروہ سازشیں اور منصوبے ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قائم کردہ خلافت کی حفاظت فرمائی اور یہ شجر خلافت پھولتا پھلتا اور پھل لاتا رہا۔ تمکنت دین کا اندرونی اور بیرونی سطح پر نہایت مستحکم نظام قائم ہوا۔ ہر خوف امن میں بدلا۔ اور اس خلافت کے ذریعہ جماعت کو عالمی وحدت حاصل ہوئی اور توحید حقیقی کے عالمی قیام کا عمل تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو پہلے سے مضبوط کریں اور اپنی نسلوں کو اس مبارک نظام کے ساتھ جوڑے رکھیں۔

حضور فرماتے ہیں۔

’’آج جماعت احمدیہ کا خلافت سے جو رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت ہر احمدی اصل میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق جوڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 115)

خلافت کے استحکام کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ماحول میں اپنے اردگرد بھی نظر رکھیں۔ اپنوں کو بھی سمجھائیں اور غیروں کو بھی سمجھائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں جو ایک مومن کیلئے ضروری ہے جس سے خلافت کے انعام کی آپ مستحق بنتی چلی جائیں گی‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 راگست 2008ء)

مرتبہ: مکرمہ امۃ المجیب جاوید صاحبہ۔لندن

حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کی خلفائے احمدیت سے وابستہ چند یادیں

خلفاء روشنی کا مینار ہوتے ہیں۔ ان کی روحانی ضیاء پاشیوں سے دل منور ہوتے ہیں اور ہدایت اور راہنمائی ملتی ہے۔ وہ دنیا میں خداتعالیٰ کی قدرتوں کا زندہ نشان ہوتے ہیں۔ ان کے ارشادات متبعین کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں جو ان کے نفوس کا تزکیہ کرتے ہیں۔ خلیفہ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کے قلب کی سچی تڑپ سے نکلنے والی دعائیں فلک کے تمام پردوں کو چاک کرکے بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ خلفاء سے وابستہ یادیں بھی ایک قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں جو کہ ایمان کو جلا بخشتی ہیں۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اور چار خلفائے احمدیت کے ساتھ روحانیت کے عظیم رشتے کے علاوہ جسمانی قریبی رشتہ داریوں کے بندھن بھی وابستہ ہیں۔ آپ کو ان عظیم الشان خلفاء کے بابرکت وجودوں سے قریبی رشتوں کے تعلق کے حوالے سے بہت قریب سے ان کے اعلیٰ اور پاک خصائل اور روحانی جلوے دیکھنے کے مواقع حاصل ہوئے اور ان کی شفقتیں، محبتیں اور نوازشیں نصیب ہوتی رہیں۔ ان کی پاک سیرت کے خوبصورت پہلو اجاگر ہوئے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے ان پیاری یادوں کو بڑے دلکش ہلکے پھلکے رنگ میں ایک دلنشیں پیرائے میں ہمارے ازدیاد علم کے لئے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت اور کچھ حسین یادیں

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زمینوں کی نگرانی میرے ابا جان (محترم سید داؤد مظفر صاحب) کے سپرد ہوتی تھی اور حضور اکثر ان زمینوں کے دورہ کے لئے سندھ تشریف لاتے تھے۔ ہمارے گھر کے ساتھ حضور کا علیحدہ دو کمروں کا گھر تھا مگر صحن ایک تھا۔ اس گھر میں حضور قیام فرماتے تھے۔ یہ غالباً سندھ کا آخری دورہ تھا۔ حضور سندھ تشریف لائے تھے میں اس وقت بہت چھوٹی تھی لیکن خوب یاد ہے کہ میں بھی حضور کے ساتھ ساتھ زمینوں پر پھرا کرتی تھی۔ مجھے یہ سب بہت اچھا لگتا تھا اور بہت لطف آتا تھا۔ میرے بچپن کی سنہری یادوں میں حضور کا سراپا ایک بہت ہی پُرنور خاص قسم کی گلابی چمک سے دمکتا ہوا روشن چہرہ، سفید براق ململ کے سفید کُرتہ اور سفید شلوار میں ملبوس سادگی اور بے تکلفی سے گھر کے صحن میں بچھی چارپائی پر تشریف فرما ایک نورانی وجود کا ہے۔ ایک مشفق و مہربان لیکن بہت بارعب شخصیت کا ہے۔

سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی زمینوں پر پارٹیشن کے وقت ایک احمدی خاندان آباد کیا تھا۔ ان کی ایک مخلص خاتون جن کو اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے کا بہت شوق تھا اس کو بوبو کہتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب سندھ کے دورے پر تشریف لائے تو نماز کا وقت ہونے پر پہریداروں نے بوبو سے کہا کہ حضور کو جا کر کہو کہ حضور نماز تیار ہے۔ حضور نے اس پیغام پر فرمایا کہ اچھا میں ابھی آتا ہوں۔ مگر بوبو کو شرارت سوجھی اس نے واپس آکر پہریداروں کو غلط پیغام دے دیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ آپ نماز پڑھ لیں۔ کچھ دیر کے بعد حضور پگڑی وغیرہ پہن کر تشریف لائے تو پہریداروں نے پوچھا کہ حضور کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ نماز پڑھانے کے لئے جارہا ہوں۔ پہریداروں نے بتایا کہ حضور نماز تو بوبو کے کہنے پر ہوگئی ہے۔ یہ سن کر حضور خاموشی سے اندر چلے گئے۔ پہریدار نے ڈانٹنے کے لئے زور سے بوبو کو آواز دی تو حضور واپس تشریف لے آئے اور نرمی سے فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہیں یہ تو بیوقوف ہے۔ ان القاب پر بوبو کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے بہت مزے لے کر خوب تالیاں بجاتے ہوئے یہ سارا قصہ میری امی سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ کو سنایا۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ یہ شاید حضور کا آخری دورہ تھا۔ اس وقت میری بہن روفی بہت چھوٹی سی تھی۔ حضور کے لائے ہوئے تحائف میں ہمارے لئے فراکیں اور بھائیوں کے لئے کھلونے تھے۔ خوبصورت کھلونے پاکر بھائی بے حد خوشی ہوئے اور مجھے چڑانے لگے تو میں بہت رنجیدہ ہوگئی۔ حضور نے میری امی سے میرے رنج اور اداسی کی وجہ دریافت فرمائی۔ معلوم ہونے پر بہت ہی پیار اور شفقت سے مجھے چاندی کے پانچ روپے دیئے۔ حضور کی اس خصوصی شفقت نے میرے رنج کو ناقابل بیان خوشی میں بدل دیا۔ آپ میں یہ خاص وصف تھا کہ بچوں کی دلجوئی فرماتے اور خوشی کا خیال رکھتے۔

حضرت مصلح موعود بڑے شوق سے نگدی بنوایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ہم سب کو جابہ ساتھ لے کر گئے۔ راستہ میں گاڑیوں میں آ آ کر ہم سب بہن بھائیوں کو نگدی دیتے رہے۔ دوران سفر باقی قافلہ والوں کو بھی دیتے رہے۔ ہر طرح سے ہمارا بے حد خیال رکھا۔ اس سفر کی خوشگوار یادیں آج بھی پردۂ ذہن پر نقش ہیں۔

سندھ کے بعد ربوہ میں حضرت مصلح موعود سے وابستہ کچھ یادوں کے حوالے سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ذکر فرمایا کہ ربوہ میں ہم حضرت مہر آپا صاحبہ کے پاس آکر تین تین چار چار ماہ ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی رہائش قصر خلافت کے اوپر والے حصہ میں تھی۔ وہاں حضور کا بڑا سا سٹنگ روم تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود چھوٹا قرآن مجید ہاتھ میں لئے سٹنگ روم میں ٹہل ٹہل کر تلاوت کر رہے تھے۔ میرا بچپن کا زمانہ اور ناسمجھی کی عمر تھی۔ میں محویت سے حضور کی تلاوت سن رہی تھی۔ اچانک حضور کی توجہ اپنی جانب پا کر میں نے شرما کر دروازے کے پیچھے منہ چھپا لیا۔ کیونکہ حضور کی شخصیت باوجود بہت شفیق و مہربان ہونے کے بارعب بھی بہت تھی۔ مجھے یوں چھپتے دیکھ کر حضور میرے قریب آئے اور پیار بھرے لہجہ میں فرمایا کہ ہم تو قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں اور تم نے قرآن کی طرف پیٹھ کر لی، جاؤ ہم تم سے نہیں بولتے۔ حضرت مصلح موعود کی اس پیار بھری سرزنش میں بھی ایک محبت اور شفقت کے ساتھ تربیت کا پہلو نظر آتا ہے۔ آپ بچپن سے ہی بچوں کے دل میں قرآن پاک کی عظمت و احترام پیدا کرنا چاہتے تھے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں میں نے آٹھویں جماعت کا امتحان دیا ہوا تھا۔ خالہ جمیل کی چھوٹی بیٹی پیدا ہونے والی تھی۔ وہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں۔ اس دن مہر آپا صاحبہ کی باری تھی۔ خالہ جمیل نے مجھے اوپر والے حصہ میں بھیجا تھا (حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے کسی کام کے سلسلہ میں) جب میں وہاں پہنچی تو حضرت مصلح موعود بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے حضور کو بتایا کہ سبوح آٹھویں میں پاس ہوگئی ہے۔ ساتھ ہی میں نے بھی کڑک دار سلام کر دیا۔ حضور نے ہنس کر فرمایا ''بشریٰ اس کو پاس ہونے کا انعام پانچ روپے دے دو''۔ اپنی کامیابی کی خوشی تو تھی ہی مگر حضور سے یہ انعام پاکر میری خوشی کئی گنا بڑھ گئی۔ حضرت مصلح موعود کو قادیان کی مبارک بستی سے بہت عقیدت و محبت تھی۔ اس جگہ سے حضرت مسیح موعود کی بہت پیاری یادیں وابستہ تھیں۔ اس لئے اس پیاری بستی سے جدائی کا غم اکثر آپ کو بہت بے چین کر دیتا تھا۔ اس غم اور شدید تڑپ کی جھلک آپ کے منظوم کلام میں بھی نظر آتی ہے۔ قادیان کے لئے آپ کی تڑپ دیکھ کر یقین ہونے لگتا تھا کہ شاید جلد قادیان واپسی کی صورت ہو جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مشفقانہ سلوک کے بعض واقعات

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی یادوں کے حوالے سے فرمایا کہ ہم حضور کو خلافت سے قبل بھی اکثر ملنے جایا کرتے تھے۔ مگر انتخاب خلافت کے بعد آپ کے چہرہ پر خاص قسم کا نور اور دلکش چمک نمایاں نظر آتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو بطور پرنسپل گھانا بھجوایا تو اس وقت نائیجیریا میں حکومت کے سکول سے ڈیمانڈ آئی تھی مگر وہ سکول چونکہ گورنمنٹ کا تھا اس لئے حضرت خلیفہ ثالث نے انکار کر دیا کہ یہ واقف زندگی ہے اس کو نائیجیریا نہیں بھجوانا بلکہ اپنے جماعت کے سکول میں بھجوانا ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ کو گھانا روانہ کرتے ہوئے۔ حضرت خلیفہ ثالث نے فرمایا کہ تمہارے پاؤں کی ٹھوکر سے وہاں سونا نکلے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی روانگی 1977ء میں ہوئی تھی اور میں بعد میں 1978ء میں گھانا گئی تھی۔ آپ (حضور انور ایدہ اللہ) کے جانے کے بعد جب عید آئی تو حضرت خلیفہ ثالث نے ہمارے سارے گروپ کو جن کے خاوند باہر گئے ہوئے تھے دو دو روپے عیدی دی لیکن مجھے چار روپے دیئے۔ دو میرے اور دو حضور انور ایدہ اللہ کے لئے۔ یہ حضرت خلیفہ ثالث کی میرے ساتھ خاص شفقت کا ایک انداز تھا۔ خلافت ثالثہ کے انتخاب کے بعد بھی آپ نے مجھے دو روپے کا نوٹ دیا تھا۔ میں نے اس پر فوراً تاریخ لکھ لی تھی۔ وہ یادگار نوٹ اور وہ چار روپے میں نے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔

میری یادوں کے پردے پر ایسے کئی واقعات نقش ہیں جو کہ آپ کی شفقتوں کے مظہر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب گھانا کے دورہ پر تشریف لائے تو آپ کے لئے ناشتہ کھانا اور چائے وغیرہ کے سب انتظامات میرے سپرد تھے اور میں بہت خوشی اور شوق سے یہ سب چیزیں تیار کرکے مشن ہاؤس سے لے کر جاتی تھی۔ حضرت ممانی جان کی طبیعت بہت احتیاط والی تھی۔ اس لئے میں روزانہ بہت احتیاط اور توجہ سے تازہ بتازہ کھانا تیار کرتی تھی۔ حضور کی خدمت میں بھجوانے سے قبل خود چکھتی اور پوری تسلی کرکے بھجوایا کرتی تھی۔ میرے ہاتھ کا بنا ہوا Chicken Bake اور Green Beans بہت پسند فرماتے تھے۔ ایک دن میں نے شکار بھی بنایا تھا جو آپ کو بہت پسند آیا تھا۔ میرا تجربہ ہے کہ حضرت خلیفہ ثالث نے کبھی کسی کھانے والی چیز کی برائی نہیں کی۔ پہلے تھوڑا سا لیتے اور پھر پسند آنے پر وہ چیز دوبارہ لے لیا کرتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے مجھے حضور کے گھانا میں قیام کے دوران اس رنگ میں خدمت کی

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے

جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے

حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے

دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

اسٹیشن نور رحمٰن کوان مہندی

رحمٰن کاسمیٹکس سٹور

طالب دعا: خلیل الرحمٰن بابر مارکیٹ۔ مین بازار۔ سیالکوٹ

0092-52-4586914 – 0300-6157374

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

دولت BAGS

ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

شادابی

خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

سلطان آٹو سٹور

ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں

ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے

429 پک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فواد احمد: 0333-4100733

لقمان احمد: 0333-4232956

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

مجید کلینک گورونانک پورہ

صبح 9 بجے سے 2 بجے تک

ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد

احمد ڈینٹل سرجری

شام 6 بجے سے 10 بجے تک

احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

0300-9666540-041-8549093

اسٹیٹ ہاؤس لاہور

لاہور۔ ربوہ۔ کراچی میں پراپرٹی کی خرید وفروخت کیلئے

رابطہ ربوہ: 03336713217

لاہور: 03334615339

کراچی: 03332113809

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

افضل سپلٹ اینڈ ونڈو اے سی

اگر آپ اپنا پرانا ونڈو اے سی سپلٹ، فریج، فریزر چلر پلانٹ، سکریپ یارڈ وغیرہ فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ہم بہترین قیمت دیتے ہیں۔

رابطہ شاہد اقبال۔ لاہور: 0333-4862020

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

محمد یعقوب، محمد یوسف

MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس

طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید

ہول سیل ویجی ٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11/آئی۔ اسلام آباد

فون آفس: 4443262-4446849 فون رہائش: 4842026-4844366

CNG

الفیصل سی این جی سٹیشن

چیف ایگزیکٹو: محمد یوسف

ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی

فون آفس: 5502667-5960422 موبائل: 0300-8543530

کراچی الیکٹرک سٹور

گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے سوئز اور پیس پائپ کی تمام مشینری دستیاب ہے

2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور

طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

Woodsy... Furniture Chiniot

فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے

Malik Center.Faisal Abad Road.

Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620

Mobile:0300-7705233-300-7719510

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز

محمود موٹرز

رابطہ: مظفر محمود

فون: 35162622، 35170255

555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market

Landa Bazar, Lahore

PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

خالص دیسی گھی اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

گلشن سویٹ اینڈ بیکرز

شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

نئی کاریں اور ٹویوٹا ہائی ایس کرایہ پر دستیاب ہے

بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

فون: 047-6213673

موبائل: 0300-7716610

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیٹس بورڈ، پالش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں

موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

Mob: 0300-9491442

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

دلہن جیولرز

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار

لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ

طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد

فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

PQPEW

Nisar Ahmad Mughal

Chief Executive

Pakistan Quality & Perseican Engineering Works

special In: Carbide Dies of Every Kind, on Spark Rozen & Manufactures of Industrial Works

St. No. 25, Sh. No. 3, Opp. of Mian Main Gate, 17-Infentery Road, Dharm Pura Lahore. Mob: 0320-4820729

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

رحیم جیولرز ریلوے روڈ ربوہ

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد کلیم فون: 047-6215045

- چاندی کے زیورات کی مکمل ورائٹی کا واحد مرکز
- الیس اللہ مولی لس کی انگوٹھیاں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
- چاندی میں یادگار تحفہ جات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

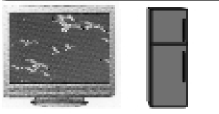

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت

فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین

T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر

سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

طالب دعا انعام اللہ

7231681

7231680

7223204

1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ 52 سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی خدا کے کرم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں

ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کی فینسی کپڑا دستیاب ہے

قائم شدہ 1953ء

محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے

111 خواجہ بازار، سفینہ بلاک، اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور

فون: 7632805,7654290,7661915,7654501

توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ پانچ دن کے دورے پر اور پکنک وغیرہ پر بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ اس وقت ہمارے دونوں بچے بہت چھوٹے تھے اس لئے سفر کے دوران بھی اگر کبھی کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو بڑی شفقت سے دریافت فرماتے کہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ بہت احساس فرماتے اور ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ ثالث اپنے گھانا کے دورہ کے دوران ایسار چر سکول (جہاں حضور ایدہ اللہ پرنسپل تھے) بھی تشریف لائے Reception کا انتظام ہمارے گھر تھا۔ ہمارا بیڈ روم ایک بڑے ہال کے اندر تھا جہاں مرد مہمانوں کا انتظام تھا۔ اس وجہ سے حضور کے بیٹھنے اور چائے وغیرہ کا انتظام برآمدے میں Guest Room میں کروایا گیا تھا۔ اس پر حضور نے مجھ سے پوچھا کہ یہ تمہارا بیڈ روم ہے؟ میں نے مجبوری بتا کر کہا کہ یہ گیسٹ روم ہے۔ یہ سن کر حضور نے مسکرا کر شفقت بھرے لہجے میں فرمایا کہ تم ہمیں مہمان سمجھتی ہو؟ دراصل اس پیار بھرے شکوہ میں بھی ایک اپنائیت کا اظہار تھا۔ اس گھر میں جہاں ہماری رہائش تھی پوری سہولیات نہیں تھیں۔ پانی اور سنک کا بھی معقول انتظام نہ تھا۔ حضرت ممانی جان (حرم حضرت خلیفہ ثالث) کو یہ حالات دیکھ کر بہت رحم آیا کہ پتہ نہیں یہ کیسے گزارہ کرتے ہوں گے۔ آپ فرمانے لگیں کہ یہ سب کچھ ٹھیک کیوں نہیں کرواتے؟ میں نے بتایا کہ یہ پیراماؤنٹ چیف کا گھر ہے اس لئے اس پر اخراجات کرنا ممکن نہیں کیونکہ اپنی چیز نہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ ثالث نے حضور انور ایدہ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”جب میں اگلی بار آؤں تو آپ کو اپنے گھر میں ہونا چاہئے“۔ یہ شاید ستمبر کا مہینہ تھا۔ ان دنوں حالات کی صورت کچھ ایسی تھی کہ سیمنٹ کی ایک بوری لینا بھی مشکل تھا اور بظاہر یہ ممکن نظر نہیں آتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کے منہ کی بات (جس میں یقیناً آپ کی دلی خواہش اور دعا بھی ضرور شامل ہوگی) کو یوں اپنی خاص مہربانی سے پورا فرمایا کہ جب حضرت خلیفہ ثالث کی وفات ہوئی تو ان دنوں ہم اپنے مکان میں شفٹ ہو رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب گھانا سے واپسی کے لئے روانہ ہونے لگے تو ایک رات پہلے مجھے فرمایا کہ جو کچھ فریج میں ہے وہ سب لے لو۔ آپ واقفین زندگی کے لئے بہت دردمند دل رکھتے تھے۔ ان کی ضروریات اور ان کے احساسات کا بے حد خیال فرماتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی بہت احساس کرنے والی مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ اگلے روز پانچ بجے حضور کی روانگی تھی۔ آپ کو ناشتہ کروانا تھا اس لئے میں ذرا جلدی پہنچ گئی تو لاؤنج میں کسی نے ذرا سخت لہجے میں کہا کہ یہیں بیٹھ جاؤ۔ حضور نے سن لیا تو دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ انہوں نے میرے آنے کا بتایا تو فوراً بڑی شفقت سے فرمایا اندر آ جاؤ۔ اپنے ساتھ کمرے میں لے گئے۔ وہاں حضرت ممانی جان نے مجھے کہا کہ میں کچھ Shoppers اور دوائیوں کی خالی شیشیاں پھینکنے لگی۔ حضور نے روک کر فرمایا کہ یہ Shopper تو وقاص سلمہٗ (جو اس وقت چھوٹا بے بی تھا) کے Nappies کے لئے اور شیشیاں مصالحے رکھنے کے کام آ جائیں گی۔ سبوحی کو دے دو۔ جس پیار اور شفقت سے حضور نے میری چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا احساس کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی میرے دل میں بے حد قدر ہے اور وہ شیشیاں ابھی تک بطور تبرک میرے پاس ہیں۔ حضرت خلیفہ ثالث کی واپسی کے وقت میں نے اور واقفین کی بیویوں نے مل کر حضرت ممانی جان کو تحفہ دیا تو حضور نے فرمایا کہ چپکے سے میرے کان میں بتا دو کہ کتنے کا ہے؟ منصورہ بیگم کو پتہ نہ لگے۔ حضور کی یہ پیاری سی بات آج بھی مجھے خوب یاد ہے کہ تحفے کی قدر افزائی کے ساتھ ہی یہ احساس بھی کہ کہیں زیادہ بوجھ تو نہیں پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جب وفات ہوئی تو ہم گھانا میں تھے۔ دو گھنٹے کی Drive سے امیر صاحب نے کسی آدمی کے ذریعہ خط بھجوایا جس میں وفات کی خبر تھی۔ مجھے اچھی طرح وہ وقت یاد ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹارچ کی روشنی میں وہ خط پڑھ رہے تھے اور پڑھتے ہوئے آپ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ حالانکہ حضور انور ایدہ اللہ بہت مضبوط حوصلے کے مالک ہیں۔ یہ دیکھ کر قدرتی بات ہے کہ میں بھی پریشان ہوگئی اور گھبرائی۔ فوراً میرا دھیان اپنے اور حضور انور ایدہ اللہ کے والدین کی طرف گیا لیکن اصل حقیقت کا علم ہونے پر میری بھی وہی کیفیت ہوگئی اور مجھے شدت سے یہ احساس ہوا کہ خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و اخوت کا تعلق ایسا بے لوث جذبات سے پُر روحانی باپ کا سا ہوتا ہے جو تمام دنیوی محبتوں کے رشتوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔

صبح پانچ بجے نماز فجر کے بعد روانہ ہوئے۔ اس عظیم سانحہ پر غم سے بوجھل دل لئے نمناک آنکھوں کے ساتھ۔ مگر اپنے اس غم کو صبر و رضا کے لبادے میں چھپائے تمام سفر میں بس لبوں پر دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہوئی دعائیں ہی دعائیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر پورا توکل کہ اس نازک وقت میں وہ ہمارا مولیٰ کبھی ہمیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ وہ ضرور اپنی اس پیاری جماعت کی خود حفاظت فرمائے گا۔ انہی سوچوں میں گم اس وقت میرے دل میں یہ خیال بیٹھنا شروع ہوا کہ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفہ رابع) اگلے خلیفہ ہوں گے۔ غمگین دل کو ڈھارس سی ملنے لگی۔ یہ بھی اس رحیم و کریم خدا کا احسان ہے کہ وہ خود ہی دلوں کو اس طرف مائل کرنا شروع کر دیتا ہے جسے اس نے اپنے دست قدرت سے مسند خلافت پر متمکن کرنا ہوتا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ان گنت شفقتوں اور خُلق کے واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی حسین یادداشتوں کا ذکر ہوا تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ سیدی ماموں حضور کی شفیق ہستی کی ان گنت شفقتوں اور خلق کے بیشمار واقعات ہیں۔ غرباء پروری اور صلہ رحمی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ غریبوں کے بے انتہا ہمدرد تھے اور ہمیشہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ بلکہ جستجو کرتے تھے کہ کس طرح ان کی مدد کی جائے۔ یہ مدد سِراً بھی کیا کرتے تھے اور اعلانیہ بھی سِراً اس حدیث کی طرح کہ دائیں ہاتھ سے دو تو بائیں کو خبر نہ ہو۔ اسی طرح غیر معمولی طور پر مہمان نواز بھی تھے۔ گھر سب کے لئے کھلا رہتا۔ مجھے یاد ہے کہ جلسہ کے دنوں میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے سے ہی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی آمد ہونے والی ہے۔ کئی دفعہ مینیو بھی خود ہی ترتیب دیتے۔ اس کام میں اتنا ذوق و شوق ہوتا تھا کہ بعض اوقات مینیو بار بار بدلا جاتا کیونکہ ماموں حضور کی کوشش ہوتی تھی کہ جو بھی بہترین انتظام ممکن ہے وہ کیا جائے۔ کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ تو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ہر فرد سے محبت کرنے والے تھے۔

اسی طرح بنی نوع انسان کی ہمدردی بھی آپ کے دل میں ہمیشہ موجزن رہتی۔ گھر میں ہومیو پیتھک کلینک کھول رکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہاتھ میں شفاء بھی بہت دی ہوئی تھی۔ جب دیکھو کوئی نہ کوئی چلا آ رہا ہے۔ پتہ کرنے پر بتایا جاتا کہ میاں صاحب سے دوائی چاہئے۔ بے حد مصروف زندگی تھی۔ لیکن نماز باجماعت ادا کروانے کی کوشش کرتے۔ خاندان میں دعوتوں کے دوران بھی اگر نماز کا وقت ہو جاتا تو اٹھ کر چلے جاتے۔ بعض اوقات ہم نے یہ بھی دیکھا کہ واپسی تک سب افراد کھانا کھا چکے ہوتے اور بعض اوقات اہل خانہ کو خیال ہی نہ ہوتا اور ان کے لئے بچا کھچا کھانا ہی ہوتا۔ مگر ماموں حضور نے ان باتوں کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ اسی طرح دوسرے شعائر دین ادا کرنے کا بھی خصوصی خیال رکھتے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور جب بھی جماعتی طور پر کوئی تحریک ہوتی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

ماموں حضور ہمیشہ خود بھی سیدھی اور صاف بات کرتے تھے اور دوسروں سے بھی صاف گوئی کی توقع رکھتے تھے۔ اگر اس کے برعکس بات ہوتی تو آپ کی طبیعت پر ناگوار گزرتی۔ دوغلے پن اور منافقت سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا اور دوسروں کی شخصیت کے دوہرے پن کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔ میں نے حضور کو کبھی کسی کی برائی کرتے نہیں دیکھا۔ اگر بعض لوگ برے رنگ میں کسی کا ذکر کرتے تو آپ بڑی عمدگی سے بات کو ٹال دیتے یا اس مجلس سے اٹھ جاتے۔ سوائے اس کے کہ کسی کے چندہ نہ دینے یا نماز نہ پڑھنے پر غصہ یا بیزاری کا اظہار کیا ہو۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفہ رابع کی یادوں کے حوالے سے مزید فرمایا کہ ایک اور بات جو خاص طور پر میں نے ماموں حضور میں نوٹ کی وہ یہ کہ واقفین زندگی کے متعلق بے انتہا غیرت آپ میں پائی جاتی تھی۔ ایک دفعہ حضور کی خدمت میں کوئی معاملہ ایسا پیش ہوا تھا کہ کسی شخص نے کسی واقف زندگی کے متعلق سخت اور برے الفاظ کہے تو حضرت خلیفہ رابع اس سے شدید ناراض ہوئے اور کہا کہ آئندہ مجھ سے کوئی تعلق نہ رکھنا کیونکہ تم لوگوں کے دلوں میں واقفین کی کوئی عزت نہیں۔ بہت خفگی کا اظہار فرمایا کہ آپ لوگ واقفین کی اس طرح عزت نہیں کرتے جس طرح کرنی چاہئے۔ اسی طرح نظام جماعت کے لئے بھی ایک پُرجوش غیرت آپ میں جھلکتی تھی۔ گھریلو ملازمین کے ساتھ بھی آپ نے بہت شفقت اور مہربانی کا سلوک رکھا۔ ان کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کا آپ خود خیال رکھتے اور اس بات پر بھی نظر رکھتے کہ گھر والے بھی ملازمین کے ساتھ سختی سے پیش نہ آئیں۔ حضور ایک بہادر اور شجاع انسان بھی تھے۔ ایک دفعہ آپ خالہ سلام صاحبہ کے گھر لاہور میں ٹھہرے ہوئے تھے جو آپ کی خوشدامن بھی تھیں۔ قیام کے دوران ڈاکوؤں نے گھر پر حملہ کر دیا۔ ماموں حضور اکیلے ہی باہر نکلے اور ان سے تن تنہا مقابلہ کر کے ان کو واپس بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

ماموں حضور خود بھی امین تھے اور امانت کی حفاظت دوسروں سے بھی کروانے کی کوشش کرتے۔ کالج کے زمانہ کی بات ہے ایک مرتبہ میں اور امۃ الجمیل کھوکھر جو میرے ساتھ کالج جایا کرتی تھی بیٹھ کر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ان دنوں ہمیں مخصوص جیب خرچ ملتا تھا اس لئے تھوڑی سی رقم بھی ضائع ہونے پر بہت دکھ ہوتا تھا۔ دراصل اس دن کینٹین سے کھانے پینے کی کچھ چیزیں خریدی تھیں اور کینٹین کی انچارج نے میرے 25 پیسے دینے تھے وہ نہیں دیئے تھے۔ بس یہی باتیں ہمارے درمیان ہو رہی تھیں اور ہماری لاعلمی میں حضور نے ساری بات سن لی۔ آپ نے اندر آ کر کہا کہ میں ابھی ممانی فرخندہ کو (ان دنوں مسز فرخندہ شاہ صاحبہ کالج کی پرنسپل تھیں) فون کر کے کہتا ہوں کہ تمہارے پیسے واپس دلوائیں۔ ہم گھبرا گئے کہ ماموں حضور یہ فون نہ کریں مگر آپ نے اصرار کیا کہ نہیں تمہیں پیسے واپس ملنے چاہئیں۔ یہ ایمانداری کے خلاف ہے۔ اگلے دن جب میں کالج گئی تو ہماری انگلش کی کلاس ہو رہی تھی۔ یک لخت کینٹین کی انچارج اندر داخل ہوئی اور زور سے کہنے لگی ”کتھے وے سبوحی“ اک چونی دے واسطے میاں صاحب نوں میری شکیت لا دتی اے“ یہ کہہ کر بڑی ناگواری سے مس وحیدہ کی میز پر چونی پھینک کر چلی گئی۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ نہ تو ہم نے شکایت کی تھی اور نہ ہی ماموں حضور نے اس نظریہ سے فون کیا تھا کہ ان کے نزدیک وہ رقم اہم تھی بلکہ اس لئے کہ آپ کی طبیعت ایمانداری کی اس قدر باریک راہوں کو اپنانے والی تھی کہ آپ اس میں معمولی سا تبدل بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔

ماموں حضور میں صلہ رحمی کی صفت بھی بڑی روشن تھی۔ میری امی حضرت سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ آپ کی بڑی بہن تھیں۔ دونوں بہن بھائیوں کی آپس میں بڑی محبت تھی۔ ایک دفعہ میری امی بیمار ہو گئیں۔ ماموں خود

باقی صفحہ 19 پر

عرصہ دراز سے آپ کی خدمت میں کوشاں

قمر جیولرز

پروپرائٹر: الحاج میاں قمر احمد یادگار روڈ ربوہ

03007705077-0476213589

علی تکہ شاپ

ایک نئے انداز میں اور نئی ورائٹی کے ساتھ

بالمقابل گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ

0331-7724039

047-6212941

پروپرائیٹر: محمد اکبر

تریاق بواسیر

بادی بواسیر کیلئے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PH:047-6212434

زکریا سٹیل

33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور

طالب دعا: میاں خالد محمود

ڈیلر- سی۔ آر۔ سی۔ جی پی۔ ای جی اور کلر شیٹ

فون آفس: 042-7650510-7658876-7658938-7667414

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈنگ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک

ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760

فون نمبر: 042-5114822,5118096

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں

E-mail:citipolypack@hotmail.com

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ

فون شوروم: 052-4594674

موبائل: 0321-6141146

طالب دعا: عمران مقصود

لائل پور ہوزری سٹور

بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز

جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

فون آفس: 041-619421-0333-6503406

W.B

Waqar Brothers Engineering Works

Sergical & Arthopedic instruments

پروپرائٹر: وقار احمد مغل

Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

امپورٹڈ، ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے

M MAJ J

بانی محمد ابراہیم عابد صراف

مبارک جیولرز

مین بازار ڈسکہ

○ برھان احمد خالد ○ انشاء اللہ صراف ○ عثمان احمد خالد

فون شوروم: 052-6613871

فون رہائش: 052-6619409

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ایڈیٹر پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیر پائپ بھی دستیاب ہیں۔

SRP

سینگی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ چنا ٹاؤن لاہور

میاں ریاض احمد 0300-9401543:

میاں عدنان عباس 0300-9401542

042-6170514

042-7963205

طالب دعا- میاں عباس علی

GALAXY TRAVEL SERVICES (PRIVATE) Ltd.

Govt. Licence No. 207

IATA

CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US.

Suite # 20 1st Floor Al-Hafeez view

Sir Syed Road Gulberg iii Lahore

Tel: 042-5774835-36-37 Fax: 042-5774838

MUHAMMAD YAQOOB, MUHAMMAD ILYAS

محمد یعقوب محمد الیاس

YI ٹریڈ مارک

سبزی فروش کمیشن ایجنٹس

پروپرائیٹر: یاسر الیاس: 0345-5306175

محمد الیاس: 0300-5282738

دکان: 051-4438142,43 آفس: 051-4441379

دکان نمبر 142 سیکٹر 4-1/11، ہول سیل سبزی منڈی اسلام آباد

Children Brought Up Through

Homoeopathic

Treatment Are Healthy

Intelligent & Strong

Dr. Mansoor Ahmad

583 - D Faisal Town, Lahore : Ph 042-5161204

SUZUKI

MINI MOTORS

40 Years of Success

Authorized Dealer

Pak Suzuki Motor Co. Ltd.

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.

Tel: 5873384 - 5712119

www.minimotors.pk

WE WORK FOR QUALITY & PERFECTION CONSCIOUS PEOPLE

4

galaxyfour@hotmail.com

Converting Ideas To Reality

We also deals in Offset, Letter Set, Screen Printing, Computerized Commercial Graphic Designers, & General Order Suppliers

Nasir Mehmood 0300-9492966

Aamir Mushood 0333-4253145

GALAXY FOUR

PRINTERS, COMPOSERS & ADVERTISERS

3rd FLOOR, AZEEM MANSION, 5 - ROYAL PARK, LAHORE.

PH : (042) 36373443, 37058339 FAX : (92-42) 36373443

(بقیہ از صفحہ 8)

منصوبوں کا مرکز ٹھہری اور خلیفہ وقت کی ہجرت نے تو اس کو اور چار چاند لگا دیئے۔ جب خدائی تقدیر کے تحت خلیفہ وقت کی ہجرت ہوئی۔ تو یہی بیت اس پاک وجود کا مسکن ٹھہری۔ اس بیت کی تقلید میں ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں بیوت عطا کیں اور ترقیات کے اتنے دروازے اس برق رفتاری سے کھلے کہ غیر بھی حیران و ششدر رہ گئے۔ برطانیہ اور جرمنی کے علاوہ سارے مغربی ممالک اور دیگر براعظموں کے ممالک میں میں سینکڑوں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تیاریوں نے دشمنوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ بیت الفتوح جو اس وقت مغربی یورپ کی سب سے بڑی اور خوبصورت بیت ہے۔ جس میں (اس کے چار ہالوں سمیت) دس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ جو ایک کروڑ برطانوی پونڈ سے تیار ہوئی۔ وہ بھی ایک حسین شاہکار ہے۔ برطانیہ میں 25 سے زیادہ خوبصورت بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تعمیر، ڈیر پارک روڈ کی عظیم عمارت، جس میں ہیومینیٹی فرسٹ اور اشاعت کا دفتر ہے، اسلام آباد ٹلفورڈ کی 33۔ ایکڑ اور حدیقۃ المہدی کی 208 ایکڑ زمین جو اہم دینی ضرورت کے پیش نظر خریدی گئیں۔ جہاں ہر سال شمع خلافت کے لاکھوں عشاق جلسہ سالانہ پر تجدید عہد کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیت فضل کے بیش قیمت اثمار ہی ہیں۔ بیت فضل کے قیام نے مغربی دنیا میں میں بیت کے تعارف کے لئے ایک مستقر فراہم کیا ہے۔ جسے خلافت کی برکات نے ایک اہم دینی مرکز کی حیثیت دے دی ہے۔ قرآن کریم کے مختلف سو سے زیادہ زبانوں میں تراجم، ایم ٹی اے کے شب و روز پروگراموں کے ذریعہ تین چینلز سے جو احمدیت کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ یہ بھی اسی کے ثمرات ہیں۔ پاکستان کی تحریک آزادی میں بھی اس بیت نے ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے۔ جب قائداعظم کو ہندوستان کو واپسی کے لئے امام بیت لندن نے قائل کیا اور وہ بادل نخواستہ ملک واپس گئے اور پاکستان کو آزادی سے ہمکنار کیا۔ پھر انتخاب خلافت خامسہ کا پرکیف نظارہ کل عالم نے اسی بیت سے ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سنہری اور پرحکمت ہدایات اور روحانی مائدہ کی تقسیم کا مرکز یہی بیت فضل ہے۔ جہاں ہمہ وقت ساری دنیا سے خلافت کے پروانوں کا جھمگٹا لگا رہتا ہے۔ پیاسے اپنی تشنگی مٹانے کے لئے محو پرواز رہتے ہیں۔ بیشک ای میل، موبائل، فیکس اور سائنسی ترقی کا زمانہ ہے مگر روحانی فیوض کے حصول کے لئے چشم خود سے نظارہ محبوب امام کی اہمیت مومنین کے ذوق کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ سو اس کی مشق اور تجربے کا بھی مرکز یہی بیت فضل ہے۔ بیت فضل اسم بامسمّی ہے اور خدائے رحیم کے بے شمار افضال کا مرکز ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے سائے میں ایسے مزید عظیم الشان مراکز کی تعمیر کی توفیق دیتا چلا جائے جو دنیا کے شرق و غرب شمال و جنوب میں احمدیت کے اعلیٰ مرکز ثابت ہوں۔ آمین

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

عمر اسٹیٹ

فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلرز: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ
کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینیئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
نعیم آپٹیکل سروس
ڈاکٹر نعیم احمد
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
0300-8652239
چوک کچہری بازار فیصل آباد

Cure Herbals™
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سکینڈے نیویا نہایت کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس
-/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فائر پلیس

ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، متسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Main Mubarik Ali

NOVEL INTERNATIONAL
IMPORTERS
EXPORTERS
REPRESENTATIVES
HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.
Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

PREMIER EXCHANGE co.'B' PVT.LTD.
Formaly Jakarta Currency Exchange co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

ARSHAD CAR A.C
Auto Electric Service
Car Air Conditioning
Fitting, Service, Fuel &
Temperature Gauges
Specialist.
27/1 Link Jail Road Lahore, Ph: 042-37574148, 37583314

ماشاءاللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

New
Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:6313372-6313373

انصر سٹیل ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
طالب دعا: انصر کلیم، عرفان فہیم
192۔لوہا مارکیٹ۔لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7641102,7641202
فیکس: 042-7632188
Email:hadi@hadimetals.com

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968ء
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ لاہور
HYUNDAI
فون آفس: 6368961-6371281-6374548 فیکس: 6368962
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف
Email:latifmotors@yahoo.com

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below

TAYOTA
TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty
FAISALABAD MOTORS

An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared "The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years Declared by INDUS MOTOR Company Ltd. Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) & Services (041-8722005, 8732040). Introduce Express Maintenance in Services. For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad.
Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052
Fax: 041-8712003

Now Opining Soon
TOYOTA
LYELLPUR MOTORS
3S TOYOTA Dealer Ship
The Largest Dealer Ship
In South Asia
Opp: METRO Cash & Carry
Sargodha Road, Faisalabad.
Ph: 041-8810941, 8810942

TOYOTA SARGODHA MOTORS
SARGODHA
An Authorized 3s Automobile Dealership Of Indus Motor Company Ltd.
Deals In Sale Of All New Brands Of Toyota & Daihatsu (048-2317404-05)
Sale Of Spare Parts (048-2311502) & Services (048-2317404-05)
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

LAHORE CENTRAL MOTORS (PVT)LTD
HINO
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road, Lahore. Ph: 042-37512007, Fax: 042-37512008

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers especially deals in forwarding of passenger cars.
Address: West Canal Road, Adj. Toyota Faisalabad. Motors, Faisalabad. Ph: 041-8723936

Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.
Address: 1-A, Al-Hayat Auto Market, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 021-32720344-5 Fax: 021-32720948

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358 Fax : 042-5834907
Web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2) Boilers
3) Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں
عبدالرؤف کمیشن شاپ
تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجرخان
فون آفس: 0571-512074,512068 فون رہائش: 512070

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

(بقیہ از صفحہ 15)

آپ کو لاہور لے کر گئے اور آپ کے میڈیکل چیک اپ کا انتظام بھی خود کیا۔ معائنے کے بعد ڈاکٹر نے خدشہ ظاہر کیا کہ شاید اس تکلیف کا سبب کینسر ہو اور کہا کہ ابھی جائیں اور تین ہفتوں کے بعد دوبارہ مریضہ کو لے کر آئیں پھر فائنل ٹیسٹ کے بعد کنفرم کروں گا کہ آیا آپریشن ہونا بھی چاہئے یا نہیں۔ ان تین ہفتوں کے دوران جس طرح ماموں نے امی کا خیال رکھا میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ روزانہ ہومیوپیتھی ادویات کے علاوہ سچی بوٹی خود بنا کر لاتے اور ساتھ بٹھا کر پلاتے۔ آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ امی کو بہترین غذا باقاعدگی سے ملتی رہے۔ تین ہفتے ماموں نے امی کا اس طرح خیال رکھا جیسے ماں ایک بچے کا رکھتی ہے۔ ساتھ ساتھ آپ کی دعائیں بھی شامل رہیں۔ مقررہ وقت پر جب ڈاکٹر سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس نے ٹیسٹ کے بعد کہا کہ شاید پہلی دفعہ مجھے غلطی لگی تھی کینسر کا کوئی نام ونشان بھی موجود نہیں۔

آپ بہت سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ دفتر سے گھر آتے تو کھانا خود ہی گرم کر لیتے حتیٰ کہ ملازمین کو بھی اس کام کے لئے نہ بلاتے۔ ایک بات جو مجھے اب اکثر یاد آتی ہے۔ ایک دفعہ ماموں حضور رات کو گھر آئے تو سب ٹی وی پر شاید کوئی ڈرامہ وغیرہ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے کہا تم لوگ کیا یہ فضول چیزیں دیکھتے رہتے ہو۔ اس پر ممانی ہنس پڑیں اور آپ کو چھیڑنے کے لئے کہنے لگیں کہ ٹی وی پر تو یہی کچھ آتا ہے۔ آپ بتائیں اگر کبھی احمدیوں کا ٹی وی چینل آ گیا تو آخر اس پر کس قسم کے پروگرام آیا کریں گے؟ ماموں حضور نے اس وقت تو زیادہ بات نہیں بڑھائی لیکن چہرے سے اس بات کا اظہار ہوتا تھا کہ کاش جلدی شروع ہو اور شاید دعا بھی کرتے ہوں (بلکہ یقیناً کرتے ہوں گے) ممانی جب یہ بات کہہ رہی تھیں تو شاید ان کے تصور میں بھی نہ ہوگا کہ ان کا اولوالعزم اور باہمت شوہر ایک دن تمام دنیا کو یہ نظارہ دکھائے گا کہ احمدیہ ٹی وی چوبیس گھنٹے اپنی نشریات تمام دنیا میں پیش کرے گا اور دنیا کے کونے کونے میں بیٹھے ہوئے نہ صرف احمدی اس روحانی مائدہ سے اپنا حصہ پائیں گے بلکہ غیراز جماعت بھی دیکھیں گے۔ اس میں فضول اور بیہودہ پروگرام بھی نہیں ہوں گے اور وہ احمدی دنیا کے بڑوں اور بچوں میں یکساں مقبول ہوگا۔ جب اولوالعزم باپ کے اولوالعزم بیٹے ہوں تو ایسے ہی انقلاب آتے ہیں۔

قبولیت دعا کے واقعات کا ذکر ہوا تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ جب احمدی دعا کے لئے خلیفہ وقت کو خط لکھتا ہے تو خط پہنچنے سے پہلے ہی دعا کی تحریک ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ گھانا میں میں نے ایک منذر خواب دیکھی تھی۔ شدید گھبراہٹ اور بے چینی تھی جو باوجود دعا کے ختم نہیں ہو رہی تھی۔ اچانک حضرت مصلح موعود کا فرمان یاد آیا تو میں نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور اپنی کیفیت بھی لکھی۔ ابھی خط پوسٹ بھی نہیں ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بے چینی اور گھبراہٹ ختم ہوگئی۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بھی آپ نے سنایا۔ آپ فرماتی ہیں کہ غالباً 1992ء کی بات ہے۔ میری طبیعت بہت خراب تھی۔ شدید بے چینی اور گھبراہٹ کا دورہ ہوا۔ جماعتی حالات کی کشیدگی کی وجہ سے حضرت خلیفہ رابع کو خط لکھنے میں ہچکچاہٹ تھی کہ حضور پہلے ہی ان حالات کی وجہ سے فکرمند ہیں۔ میں اگر اپنی تکلیف کا لکھ دوں تو کہیں حضور کو یہ خیال نہ ہو کہ اسے اپنی پڑی ہوئی ہے۔ لیکن ایک دن شدید گھبراہٹ تھی۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں اپنی تمام کیفیت بتا کر فیکس بھجوا دی اور خود حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ باہر فارم پر ٹہلنے کے لئے چلی گئی۔ وہاں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ رفتہ رفتہ طبیعت سنبھل رہی ہے اور یک لخت ٹھہراؤ آ گیا۔ دل اس یقین سے پُر ہو گیا کہ ماموں حضور کی دعا کام کر رہی ہے۔ جب واپس گھر پہنچے تو ایک آدمی کے ذریعہ جوابی فیکس آئی رکھی تھی جس میں دعا اور دوا دونوں لکھی ہوئی تھیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت خلیفہ رابع کی شفقت کا ایک اور واقعہ بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے سنایا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کسی Problem کے لئے حضور نے دس دن کے لئے ایک دوائی لینے کی ہدایت فرمائی۔ اس سے مجھے فرق محسوس ہوا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کی غیر معمولی مصروفیات کی وجہ سے ایم ٹی اے پر بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ حضور کے دستخط سے خطوط کے جواب نہیں آئیں گے۔ میں نے دوائی کے مثبت اثرات کے بارے میں حضور کی خدمت میں فیکس بھجوا دی۔ دو دن کے اندر حضور کی طرف سے اس کا جواب آ گیا کہ اس دوا کو جاری رکھو۔ علامتیں اچھی ہیں۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ حضور نے باوجود اس قدر مصروفیت کے اتنی جلدی میری فیکس کا جواب دعاؤں اور ہدایات کے ساتھ ارسال فرما دیا۔ یہ آپ کی بے انداز شفقت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت خلیفہ رابع اپنی خلافت سے قبل بھی میری امی اور بہن بھائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی زندگی بہت مصروف تھی اس لئے دن کا بیشتر حصہ گھر سے باہر گزرتا تھا۔ صبح سویرے خود اپنا ناشتہ تیار کیا کرتے تھے۔ اس لئے میں کئی بار کچن کے راستے جا کر ناشتے کی میز پر ہی امی کے مسئلے مسائل پر بات کر لیا کرتی تھی۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور تمام عمر تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے رہے۔ جیسی آپ کی زندگی قابل رشک تھی ویسا ہی انجام قابل رشک ہوا۔ خدا کرے کہ ہم بھی اپنے مولیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے زندگی کا یہ سفر طے کرنے والے ہوں اور حضور جس نہج پر جماعت کو چلانے کے لئے اپنی تمام زندگی کوشش کرتے رہے اس پر چلنے والے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے اور یہ عہد کرتے ہوئے بڑھتے چلیں کہ اے جانے والے! ہم تیری خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ

☆............☆............☆

(بقیہ از صفحہ 4)

کوششیں کیں۔ جن میں سے غالباً سب سے بڑی کوشش یہ تھی کہ وہ انجمن کو حاکم اور خلیفہ کو محکوم بنانا چاہتے تھے۔ بلکہ ان کے ارادے تو یہاں تک خطرناک تھے کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ خلیفۃ المسیح کو خلافت سے معزول کرنے پر بھی آمادہ تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی گرفت ایسی مضبوط تھی کہ جب آپ ان لوگوں کی غلط روش اور بے راہ روی کو بے نقاب کرنے کے لئے جماعت کو خطاب فرماتے تھے تو آپ کا انداز اس قدر پرشوکت اور پرجلال ہوتا تھا کہ کیا مجال تھی کسی کی کہ وہ اٹھ کر آپ کی کسی بات کو رد کر سکے۔ آپ کے فرامین کو سن کر یہ لوگ سارے کے سارے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے تھے۔ اور معافیاں مانگنے کے سوا انہیں کوئی چارہ نہیں ہوتا تھا۔ خلافت کے مقام کی عظمت کو قائم کرنے کے سلسلہ میں یقیناً آپ کا جماعت پر اس قدر احسان ہے کہ اسے قیامت تک نہیں بھلایا جا سکتا۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ اس خطرناک زلزلے کے وقت آپ کے قدم ڈگمگا جاتے اور آپ وقتی طور پر ان لوگوں کے فتنے سے مرعوب ہو کر ان کے آگے جھک جاتے۔ تو آج عالم احمدیت کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ سلسلہ کی وہ عظمت جو آج اسے قیام خلافت کی وجہ سے حاصل ہے۔ یقیناً قائم نہ رہتی۔ اور سلسلہ دنیا کی اور انجمنوں کی طرح ایک انجمن بن کر رہ جاتا۔ مگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے گری ہوئی جماعت کو سنبھال لیا اور تشتت اور پراگندگی کی زندگی سے بچا کر وحدت کی سلک میں پرو دیا۔ اور اپنے اس عظیم الشان کارنامے سے آنے والی نسلوں کو یہ قیمتی سبق دیا کہ خلافت تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی ایک مقدس امانت اور اس کے افضال میں سے ایک عظیم الشان فضل ہے۔ اگر تم نے اس مقدس امانت کی حفاظت اور اس بڑے فضل کی قدر کی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے سے روک نہیں سکے گی اور احمدیت کا پرچم انشاء اللہ تمام دنیا پر کامیابی اور کامرانی کے ساتھ لہراتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(حیات نور صفحہ 569)

۞............۞............۞

(بقیہ از صفحہ 6)

☆ مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب لکھتے ہیں۔

''جنوری 2004ء کے شروع میں 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کے سیکرٹری صاحب چندہ جمع کروانے ربوہ گئے اور ان کا یہ پروگرام اسی دن واپسی کا تھا لیکن اگلے دن بھی واپس نہ آئے تو دوستوں سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم ربوہ سے اسی دن واپس آئے اور فیصل آباد میں میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں چلا گیا اور وہ فیصل آباد سے بیٹھ گئے تھے عصر کے بعد لوگ میرے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا مغرب کے بعد تمام راستوں فیصل آباد، لاٹھیانوالہ، شاہکوٹ، شیخوپورہ، لاہور اور سارے ہسپتال اور تھانے دیکھ لئے کوئی سراغ نہ ملا۔ سارے گھر والے رونے لگے۔ خاکسار نے عرض کی کہ ایک سہارا باقی ہے پیارے آقا کو فیکس کی گئی تو ٹھیک دو گھنٹے بعد رات ساڑھے دس بجے باہر کا دروازہ کھلا اور سیکرٹری صاحب خستہ حالت میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں سیالکوٹ والی گاڑی پر بیٹھا بچے کے اصرار پر یہ مٹھائی کا ٹکڑا کھا لیا اور جب اگلی سہ پہر ساڑھے تین بجے ہوش آیا تو خود کو میں نے میوہسپتال لاہور کے بیڈ پر پایا۔ لوگوں نے بتایا آپ کو بے ہوشی کی حالت میں یہاں لے کر آئے تھے۔ آپ کا جسم بالکل بے حس وحرکت تھا 2 گھنٹے کے علاج کے بعد آپ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی ڈاکٹروں نے شکر کیا اور بغیر کرایہ کے گھر پہنچ گئے اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خدا نے دعا سے پہلے ہی فرشتوں کو کام پر لگا دیا تھا''۔

(روزنامہ الفضل خلافت جوبلی نمبر 3 دسمبر 2008ء صفحہ 92-91)

☆ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہم اپنی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ ان میں ایک واقعہ یہ ہے جس کے تمام احمدی شاہد ہیں کہ

جلسہ سالانہ UK 2009ء کے موقعہ پر خطبہ جمعہ جو پیارے آقا نے ارشاد فرمایا تو بارش ہو رہی تھی تو آپ نے خطبہ میں فرمایا دعا کریں خدا اس بارش کو روک دے تو نماز جمعہ کے بعد فوراً خدا نے بارش کو روک دیا اور جونہی پیارے آقا باہر نکلے تو ہم نے دیکھا بارش بالکل ختم ہو چکی تھی اور موسم خوشگوار تھا یہ واقعہ ہے جس کے ہم سب شاہد ہیں۔

قبولیت دعا جو کہ خدا کے مقبولوں کی نشانی ہے اس کا بھرپور ظہور ہم نے ان بزرگ ہستیوں میں دیکھا اور مزید دیکھ بھی رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ان میں سب سے اول خلیفہ وقت ہیں جو خدا کا نمائندہ ہے۔ جس کا خدا سے براہ راست تعلق ہے پھر ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہم اس گروہ میں داخل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے برکات خلافت کے متعلق فرمایا

''تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔''

(برکات خلافت انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156)

بے شک ان برکات کا ظاہری نظارہ دیکھ لیا اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہر وقت ہمارے لئے دعائیں ہوتی ہیں اور ہمارے دکھوں کا مداوہ ہوتا ہے۔

ہمارا فرض امام کے لئے دعا

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی امام وقت کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق دے اور یہ سایہ رحمت ہم پہ سدا قائم رہے اور ہم اس کے نتیجے میں خدا کے مزید شکرگزار ہوں اور شکر ادا کرتے رہیں۔

انتخاب خلافت خامسہ

کچھ آس کے دیپک جلتے تھے بجھ جاتے تھے
تو ہوش کے پنچھی اُڑتے تھے اُڑ جاتے تھے
اور کرب کربل سینے میں کچھ ایسی تھی
دل خون اور اشک اُبلتے تھے بہ جاتے تھے

پھر آس کے نخلستان ہرے ہونے کو تھے
ہم سوکھ چکے تھے ہرے بھرے ہونے کو تھے
پھر اُوپر سے اَوتار اُترنے والا تھا
ہم کھوٹے تھے ہم آج کھرے ہونے کو تھے

پھر ہاتھ دیا تھا ہاتھوں میں خاموش ہوئے
اس دل نے دل کی بیعت کی خاموش ہوئے
ہر دھڑکن دھڑکن سے کچھ کہتی جاتی تھی
اور ہم کہ تھے مدہوش ہوئے خاموش ہوئے

دشمن ناخوش اور ہمیں مسرور ہوئے
تم مہر ہوئے، مہتاب ہوئے، مہ نور ہوئے
تم ہادی ہو، تم مرہم ہو، تم قدرت ہو
کچھ لمحوں میں مامور ہوئے بھرپور ہوئے

محمد مقصود منیب

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفا خدا دیتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل ڈیکوریٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

الیس اللّٰہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان: 047-6212040
گھر: 047-6211433
0300-7701533
احمد جیولرز اینڈ گولڈ سمتھ ربوہ
خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم
میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
صرافہ بازار۔ سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

Love For All
Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھر ار روڈ کے سنگم پر کھنہ پل کراس کرکے KRL سگنل سے پہلے۔
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر
چوہدری علی محمد وڑائچ
اسلام آباد

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب

قیام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

خلافت ایک انعام الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ مومنین کو عطا فرماتا ہے اور نظام خلافت کے ذریعہ مومنین کے دلوں کو سکینت عطا فرماتا ہے اور ان کیلئے ترقیات کے دروازے وا کرتا چلا جاتا ہے نظام خلافت وہ الٰہی نظام ہے جو خدا تعالیٰ کی مشیت کو زمین پر نافذ کرنے کیلئے جدوجہد کرتا ہے اور جس کا مرکز خلیفہ کی ذات ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ جب زمین پر اپنی مشیت نافذ کرنا چاہتا ہے تو وہ لطیف اور وراء الوراء وجود انسانوں میں سے بعض انسانوں کو چن لیتا ہے اور انہیں اپنی رداءِ خلافت سے امتیاز بخشتا ہے تا وہ کرہ ارض پر خدا تعالیٰ کی مشیت کو نافذ کریں اور خدا تعالیٰ کے نظام کو قائم کر کے ایک جنت نظیر معاشرہ قائم کریں۔

یہ خلافت اگر براہ راست قائم ہو یعنی خدا تعالیٰ خود کسی برگزیدہ وجود کو مامور کرے اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے مقرر کرے تو اسے نبی یا رسول کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے اور جب خلافت پر سرفراز ہونے والے وہ افراد جن کو نبی یا رسول کی وفات کے بعد الٰہی قانون کے مطابق الٰہی جماعت کے افراد کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے اور اس انتخاب میں بھی دراصل خدا تعالیٰ کی تقدیر ہی جلوہ گر ہوتی ہے لہٰذا امتیاز کیلئے انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔ الغرض نظام خلافت صفات الٰہیہ کے پرتو سے اس کرہ ارضی کو منور کرنے کا نظام ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود بڑے دلنشیں انداز میں اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں کہ

''خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 353)

الغرض خلافت، نیابت رسول ہے اور خلیفہ الہام الٰہی نورِ رسالت اور خدا داد بصیرت سے ایمان و یقین کی مضبوط چٹان پر کھڑے ہو کر ایمان متبعین کو جلا بخشتا ہے یہ اس آبشار رواں کی طرح ہے جو بلندیوں سے اتر کر ایمان کی کشتِ ویراں کو سرسبز و شاداب کرتی ہے اور یہ ایک ایسی جوئے آب ہے جو نغمہ خواں ہو کر ملت کو محبت و آشتی کے گیت سناتی ہے اور ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' جیسے نغمات سرمدی لحن خلافت سے پھوٹ کر اہل عرفان کے قلوب کو تسخیر کرتے اور کل عالم کو امن و آشتی کی نوید سناتے ہیں۔

''خلافت روشنی صبح ازل کی
عروجِ آدمِ خاکی کی جھلکی
مقام اس کا ہے مضمر اسجدوا میں
حکومت یہ خدائے لم یزل کی''

الغرض خلافت ایک بہت بڑی نعمت خداوندی ہے اور یہ نظام قدرت ہے کہ ہر نعمت کچھ ذمہ داریاں اور تقاضے بھی عائد کرتی ہے سو اوّلین طور پر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس عظیم الشان نعمت سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان لوگوں کو ہی سرفراز فرماتا ہے جو ایمان اور عملِ صالح کے زیور سے مزین ہوں گویا دوسرے لفظوں میں جس گروہ اور جماعت کو اس نعمت سے سرفراز کیا جائے اس گروہ میں جماعتی طور پر ایمان میں پختگی اور اعمال صالحہ پر گامزن ہونا متحقق ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں اس حقیقت کو کھول کر بیان فرما دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کی خلیفہ بنا دیا تھا۔

(النور 56)

خلافت کے قیام اور استحکام کیلئے ان آیات قرآنی میں اللہ تعالیٰ ایمان اور عملِ صالح کی شرط عائد فرماتا ہے یعنی جب تک مومن ایمان بالخلافت اور اس کے مناسب حال اعمال پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کے اندر خلافت کی نعمت قائم رکھے گا سو خلافت مشروط ہے سچے ایمان اور یقین کے ساتھ یعنی کامل اور سچا ایمان، ایمانیات کے تمام اجزاء پر اور بالخصوص اہمیت اور افادیتِ خلافت پر، اسی طرح یہ انعام الٰہی مشروط ہے ان نیک اعمال کے ساتھ جو ایمان سے بھی مطابقت رکھیں اور موقع اور محل سے بھی۔ بالخصوص ایسے اعمال جو نظام خلافت کے قیام و دوام کیلئے ضروری ہوں۔ پس قیام خلافت کیلئے پہلی شرط ایمان بالخلافت اور ایسے اعمال صالح ہیں جو موقع اور محل سے بھی مطابقت رکھیں اور خلیفہ وقت کی جنہیں تائید بھی حاصل ہو۔

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی جب اس میں فرق پڑ جائے گا اور اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب چونکہ تم خود بدعمل ہو گئے ہو اس لئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں (گو خدا چاہے تو بطور احسان ایک عرصہ تک پھر بھی جماعت میں خلفاء بھجواتا رہے) پس وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ خراب ہو گیا ہے وہ بالفاظ دیگر اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو چکی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 375)

چونکہ اس آیت میں خلافت کا ذکر ہے اس لئے اٰمَنُوْا سے مراد اٰمَنُوا بالْخلَافةِ ہے اور عَمِلُوا الصّٰلِحٰت سے مراد عملوا عملاً مناسباً لحصول الخلافة ہے اگر یہ شرط پوری نہ ہو گی تو خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا نہیں ہو گا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 391)

استحکام خلافت کیلئے قومی اور انفرادی جدوجہد

ایمان اور عمل صالح کے بعد خلافت کے ساتھ گہری اور پرخلوص وابستگی اور اس کی حفاظت، استحکام اور مضبوطی کیلئے سعی کرنا ضروری ہے جماعت کا ہر فرد پختہ عہد کرے کہ خلافت کے استحکام کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کیلئے ہر وقت تیار رہے گا اسی لئے تمام ذیلی تنظیموں کے عہد میں خلافت کے قیام کی جدوجہد کا ذکر حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت کیا جاتا ہے اور حضرت مصلح موعود نے 24/جنوری 1960ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کر کے ایک عہد لیا تھا اور یہی عہد اڑتالیس سال بعد خلیفہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرالعزیز نے 27/مئی 2008ء کو جماعت کے عالمی نشریاتی ادارے (M.T.A) کے ذریعے تمام عالمگیر جماعت سے کھڑے ہو کر لیا ہے۔

پھر جماعت کو خلافت کے دوام اور استحکام کیلئے ان کی ذمہ داریوں اور تقاضوں سے آگاہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

''اب چونکہ خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ......کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے اس لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اسی لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں۔ اب اگر تم اپنا منہ بند کر لو یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدنظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس ...... کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کو موت کا شکار ہونے سے بچاؤ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں''۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 429)

پس حضرت المصلح الموعود کے اس ارشاد کی روشنی میں خلافت کے قیام، استحکام اور دوام کیلئے اخلاص، محبت، اتحاد و یگانگت اور پوری تندہی کے ساتھ جدوجہد کرنا جماعت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی قیام خلافت استحکام خلافت اور دوام خلافت کی اوّلین شرط میں سے ہے۔

اطاعت و فرمانبرداری

استحکامِ خلافت اور دوام خلافت کے سلسلہ میں ہماری ایک بنیادی ذمہ داری امامِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کا کامل نمونہ دکھانا ہے اور آیت استخلاف کے آخری حصہ میں اسی اطاعت کا ذکر کیا گیا ہے یعنی تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم ﷺ کے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری) پھر آپؐ نے مزید تاکیداً فرمایا۔

تم میری سنت اور میرے بعد آنے والے خلفاءِ راشدین کی سنت اختیار کرنا تم اس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستہ کو نہ چھوڑنا جو میرا یا میرے خلفاء راشدین کا ہو گا۔ (مسند احمد) حضرت مسیح موعود نے بھی اطاعت کے اس مضمون کو روح پرور انداز میں بیان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

''یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جا سکتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہی تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں...... کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سِرّ ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ ہو''۔

(الحکم 31/جولائی 1906ء)

اطاعت اور فرمانبرداری کی اسی روح کو بیدار کرنے کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں نے پھر ایک دفعہ کھول کر اس بات بیان کر دیا ہے تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ غفلت ہو گئی اور خیال نہ رہا خوب یاد رکھو اطاعت، اطاعت، اطاعت خلاصہ ہے دین کا ......وہ انسان جو اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا اور سلسلہ کے کام میں تعاون نہیں کرتا وہ اس خطرہ میں ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور بے دینوں اور کافروں کی موت مرے''۔

(الفضل 15/جون 1944ء)

پس خلیفہ ء وقت کے ہر حکم کی انشراح صدر اور صمیم قلب کے ساتھ اطاعت بجا لانا اہل ایمان کی بنیادی ذمہ داری ہے جس کی بدولت ہم اس نعمت الٰہی یعنی خلافت کی نعمت کا شکرانہ ادا کرنے والے ہوں اور

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

بانی دواخانہ حکیم شیخ خورشید احمد مرحوم

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے اکیاون سال

مجربات خصوصی: مرکب افسنتین، اکسیر معدہ، قند شفاء، سفوف مفرح، چونڈی شوگر، ہیپا ٹائٹس و B.P کورسز، گیسٹرو-ایز سیرپ، کیلسی ماب سیرپ، فیرکس سیرپ، شربت اطراء

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214
فون دکان 6216216
047-6211971:

تقریبات آپ کی ...... معیار ہمارا
پرسکون ماحول، فل ائرکنڈیشنڈ، وسیع پارکنگ

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

بکنگ جاری ہے

الرفیع بینکوئٹ ہال

رابطہ رشید برادرز گولبازار ربوہ

047-6215155-6211584

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج

تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584

بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works

Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls

Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے

فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن

الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گپت روڈ لاہور

Email:omertiss@shoa-net

فون آفس:
042-7230801
7210154

طالب دعا: ملک منور احمد سنکوہی، ملک مبشر احمد سنکوہی

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: محمود احمد ورک

موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش: 047-6214228

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن
احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن

جنریٹر کی سہولت موجود ہے
ڈبل فلٹر گیس

پاکستان CNG سٹیشن احمد نگر

نزد ربوہ

0322-6002323
0321-6002323
0323-6002323

چوہدری سہیل مشتاق

نیشنل الیکٹرونکس

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین

کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس

1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

042-7223228
7357309
0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ

ECL APX

ایکسپریس کوریئر سروس

کی جانب سے خوشخبری دنیا بھر میں اب آپ کے پارسل پہلے سے بھی زیادہ محفوظ اور جلد پہنچانے کی گارنٹی 10 روپے 20 روپے کم ریٹوں کے چکر میں نہ آئیں

اعلیٰ سروس ہماری پہچان

دفتر: ECL APX بشارت مارکیٹ بالمقابل بیت الہلال ربوہ
فون: 047-6214956، 0476214955
دفتر: GLS فیصل آباد: 041-2628786
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

فضل عمر ایگریکلچر فارم

صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین

چوہدری عتیق احمد

WEDDING | PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952
Rabwah

Aqsa Road	Railway Road
6212515	6214750
6215455	6214760

www.sharifjewellers.com

القاسم سیکیورٹی سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ہماری پہچان ...... آپ کا اعتماد

گورنمنٹ آف پاکستان/پنجاب حکومت سے منظور شدہ

جماعتی اجازت کے ساتھ

ہم پیش کر رہے ہیں آپ کی حفاظت کے لئے قابل اعتماد، مستند، صحت مند اور مہارت رکھنے والے باصلاحیت

سیکیورٹی گارڈز

تعلیمی ادارہ جات، بیوت الذکر، محلہ جات، کاروباری مارکیٹس، گھروں اور دفاتر وغیرہ کی سیکیورٹی اور انفرادی طور پر باڈی گارڈز رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہم آپ کے معیار کے مطابق سروس مہیا کریں گے۔

Sub Office
فرسٹ فلور مسرور پلازہ
اقصیٰ چوک ربوہ
03336700965
03066700965

Head Office
امین ٹاؤن کشمیر روڈ فیصل آباد
فرسٹ فلور ضیاء نقیب اسٹیٹ ایجنسی
03336700965
03338985519
03338985520

آزمائشی کورس فری

گیس، تیزابیت، السر، دمہ و مخصوص کمزوری کیلئے آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کرائیں ہمارے چند خصوصی معالجات۔ دمہ، جوڑوں کا درد، گیس تیزابیت و السر، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، اور ہیپاٹائٹس وغیرہ۔ ہمارے درج ذیل ہومیو مرکبات استعمال کریں۔ بفضل خدا انتہائی زود اثر ہیں۔

برائے دمہ، M43 انجائنا (درد دل) M2 گیس تیزابیت و السر M5 نیا پرانا نزلہ زکام و فلو M49 چہرے کے دانے M53 شوگر M40 لیکوریا و ماہواری کی خرابیاں M28,M10 اعصابی دباؤ تناؤ کھچاؤ-M184 دردسر و مائیگرین M16 جوڑوں کا درد M11 ہائی بلڈ پریشر M12 ہیپاٹائٹس ہیپا کیور سیرپ

تفصیلی لٹریچر منگوا کر آپ اپنا علاج خود گھر بیٹھے کر سکتے ہیں۔

ہمارے مشہور ہربل پراڈکٹس میں کیلوفر سیرپ جو مٹی چھڑاتا، بچوں کو صحت مند و خوبصورت بناتا ہے نیز لیوریکس سیرپ (برائے جگر) فولادجامن، نیوروٹ سیرپ (اعصابی ٹانک) ہر اچھے سٹور سے طلب فرمائیں یا براہ راست ادارہ سے منگوائیں۔

سٹاکسٹس: ربوہ۔ فاران ہومیو سٹور اقصیٰ چوک 0300-7700834۔ فیصل آباد کریم میڈیکل ہال 0300-6606023
سرگودھا، مرکز ادویات بلاک نمبر 4۔ 0300-9602030۔ لاہور میڈیکس ہومیو لیب 0300-8863615

بیرون پاکستان کے مریضان بیرون پاکستان میں ادویات کا حصول انتہائی مشکل ہے۔ مگر بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے دنیا کے بیشتر ممالک میں ہماری ادویات گھر بیٹھے با آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ فون ٹورانٹو کینیڈا 001-416-832-7058

مفت طبی مشورہ ۔ آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر مفت مشورہ و مفید طبی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب سے براہ راست مشورہ کرنے کے لئے صبح 11:00 تا 12:00 اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 0334-6372686

Website:www.drmazhar.com Email:drmazharca@yahoo.com

بفضل خدا ہماری ویب سائٹ کمرشل کم اور رفاہی زیادہ ہے غرباء و مستحقین بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ پوسٹ بکس 48
فون 047-6211544 موبائل: 0334-6372686

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس نعمت کو دائمی بنادے گا۔

قیام خلافت کے سلسلہ میں ہم پر ایک اہم ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم امام جماعت کے پیچھے رہ کر دین کی سربلندی کی جدوجہد میں حصہ لیں حکم دینا امام کا کام ہے کسی شخص کو ازخود کوئی قدم ایسا نہیں اٹھانا چاہئے جس کی اجازت خلافت کی طرف سے نہ ہو کیونکہ امام ایک ڈھال ہے اور جماعت اس کے پیچھے لڑتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دور میں حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب نے ازخود خلافت کی حمایت میں جلسہ کیا تو حضور نے اس پر سرزنش فرمائی اور عرفانی صاحب کو تجدید بیعت کیلئے حکم فرمایا پس خلافت اور خلیفہ کے آگے ہوکر اور خلیفہ کے حکم کے بغیر کوئی اقدام کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے لڑائی ہمیشہ ڈھال کے پیچھے لڑی جاتی ہے ڈھال سے آگے نکلنے سے خطرات ہی خطرات ہوتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں

''مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہوکر ہوتی ہیں اگر اس مسئلہ کو ذرا بھی بھلا دیں اس کی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اس کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیں تو جس غرض کیلئے خلافت قائم ہے وہ مفقود ہوجائے گی ...... اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے، اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کیلئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔

(الفضل 4 ستمبر 1937)

پس خلیفہ وقت کی ڈھال کے پیچھے رہ کر لڑائی لڑنا ہی اس روحانی جنگ کو فتح سے ہمکنار کرسکتی ہے لہٰذا ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ امام کے پیچھے رہ کر یہ جنگ لڑیں ازخود کوئی اقدام اٹھانا ہلاکت کا موجب ہے۔

خلافت سے دلی وابستگی

ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفہ وقت سے اپنی ذاتی دلی وابستگی قائم کرے۔ خلیفہ وقت کو دعا کیلئے درخواست کرنا اور اپنی مشکلات کے حل کیلئے مشورہ حاصل کرنا ضروری امور ہیں۔ خلیفہ وقت سے ایک ذاتی تعلق قائم کرنا خلافت سے محبت کا تقاضا ہے۔

ہمارا پیارا امام ساری جماعت کیلئے سعادتوں کا خزانہ ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے لئے ایک ڈھال ہے پس خلیفۃ المسیح کیلئے دعا کرنا ہم سب پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ روح القدس اور تائیدات سماویہ سے آپ کی مدد فرما کر مقاصد عالیہ میں کامیاب و کامران فرمائے اور یہ دعائیں محبت اور اس جذبہ فراواں کے تحت ہونی چاہئے جس کا ذکر جوامع الکلم سرورِ کائنات ﷺ نے ان مقدس الفاظ میں فرمایا کہ

''یعنی تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں تم ان کیلئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں''۔ (مسلم کتاب الامارہ)

خلفاء احمدیت کے جماعت سے محبت کے نظارے تو کہکشاں در کہکشاں پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور خلیفۃ المسیح کے دل میں احباب جماعت کیلئے محبت کا ایک دریا رواں دکھائی دیتا ہے پس اس محبت کے جواب میں ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم بھی خلیفۃ المسیح سے اپنی پرخلوص محبت کا اظہار عملی اطاعت اور پرخلوص دعاؤں سے کریں تا محبت کا یہ چلن عام ہو اور جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو رخ نظر آئیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اعمال صالحہ

آیت استخلاف کے فوراً بعد فرمایا گیا ہے کہ تم نمازوں کو قائم کرو۔ پس قیام نماز کا قیام خلافت، استحکام خلافت اور دوامِ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ خلافت کے بغیر صحیح اقامت الصلوٰۃ ہو ہی نہیں سکتی اور نماز جمعہ جو کہ نمازوں کا بہترین حصہ امام کے بغیر اپنی روح کے ساتھ ممکن نہیں ہے پس قیام خلافت کے ساتھ تم استحکام خلافت کیلئے نماز کے قیام کو لازم پکڑو۔ قیام خلافت کیلئے ایمان اور عمل صالح کو شرط قرار دیا گیا ہے اور نماز عملِ صالح کا بہترین حصہ ہے پس قیام خلافت کیلئے خدا تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم جلسے کرو، تم جلوس نکالو، تم قیام خلافت کی کمیٹیاں بناؤ تم ''تحریک خلافت'' چلاؤ، تم بڑی بڑی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرواور لوگوں میں عام تشہیر کرو کہ ہم نظام خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں، تو ہم نظام خلافت قائم کر دیں گے نہیں! بلکہ اگر تم نظام خلافت قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال کو درست کرو اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور نمازوں کو قائم کرو۔ نماز اور مالی قربانی میں چست ہو جاؤ اور اطاعت رسولؐ میں کامل بنو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور اپنے نائب کے ذریعہ تمہارے اندر نظامِ خلافت قائم فرماوے اور جب نظام خلافت قائم ہو جائے تو پھر یہی اعمال مستحکم طور پر بجالاؤ تا اللہ تعالیٰ آپ کو استحکام خلافت اور دوامِ خلافت کا نظارہ بھی دکھا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز کے ساتھ ہی فرمایا کہ تم زکوٰۃ ادا کرو، زکوٰۃ کا بھی نظام خلافت سے گہرا تعلق ہے اور خلافت کے بغیر نظامِ زکوٰۃ اپنی صحیح روح کے ساتھ کام ہی نہیں کرسکتا کیونکہ زکوٰۃ ایک قومی فریضہ ہے اور قومی راہنما کے بغیر یہ فریضہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ زکوٰۃ خلیفہ وقت کے پاس آنی چاہئے اور خلیفہ وقت چونکہ قومی سطح پر غرباء مساکین اور دیگر مصارف کا نگران ہے لہٰذا زکوٰۃ کا صحیح مصرف وہی جانتا ہے۔ پس اگر نظام خلافت قائم ہے تو پھر یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم زکوٰۃ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو تا خلافت کو استحکام نصیب ہو۔ دراصل زکوٰۃ سے چندوں کا پورا مالی نظام مراد ہے اور مالی قربانی سے جماعت تزکیہ نفس حاصل کرتی ہے اور بغیر تزکیہ نفس کے کوئی جماعت، جماعت نہیں بن سکتی اور بغیر جماعت کے خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل نہیں ہوسکتی۔ پس مالی نظام کا مستحکم کرنا اور اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ لینا استحکام خلافت کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ جو قوموں کو روحانی اور مادی اور ترقیات کی شاہراہ پر گامزن کر دیتا ہے۔ اس مالی نظام کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔:

'' میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میں مرجاؤں گا اور پھر اور لوگ اس جماعت کے خلفاء ہوں گے میں نہیں جانتا اس وقت کیا حالات ہوں گے اس لئے ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تا کہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے اگر کوئی خلیفہ ایسا آیا جس نے سمجھ لیا کہ جماعت کو زمینوں سے اس قدر آمد ہو رہی ہے صنعت وحرفت سے اس قدر آمد ہو رہی ہے تو پھر اب جماعت سے کسی اور قربانی کی کیا ضرورت ہے اس قدر روپیہ آنے کے بعد ضروری ہے کہ جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی کر دی جائے تو تم یہ سمجھ لو کہ وہ خلیفہ خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ خلافت ختم ہوگئی اور کوئی ...... کا دشمن پیدا ہوگیا...... پس چاہئے کہ اگر ایک ارب پونڈ خزانہ میں آجائے تب بھی خلیفہ وقت کا فرض ہوگا کہ ایک غریب کی جیب سے جس میں ایک پیسہ ہے دین کیلئے پیسہ نکالے اور ایک امیر کی جیب میں سے جس میں دس ہزار روپیہ موجود ہے دین کیلئے دس ہزار نکال لے۔ کیونکہ اس کے بغیر دل صاف نہیں ہو سکتے اور بغیر دل صاف ہونے کے جماعت نہیں بنتی اور بغیر جماعت کے بننے کے خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہوسکتی ...... پس ...... تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ ہر آن کیا جائے اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا''۔

(الفضل 7 اپریل 1944ء)

پس اس مالی نظام کی ضرورت افادیت اور اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا بیان کی جاسکتی ہے پس اللہ تعالیٰ ہمیں مالی قربانی کے فلسفہ کو سمجھتے ہوئے اس میں اپنی بساط سے بڑھ کر مالی قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے تا کہ ہم استحکام خلافت اور دوام خلافت کی عظیم ذمہ داریاں اور تقاضے پورے کرنے والوں میں شمار ہوں۔ آمین

اے شجر خلافت احمدیت کی سرسبز شاخو! اور اے جاںنثارانِ شمع خلافت! آپ کو مبارک ہو کہ آج کے اس دور میں تم! ہاں تم!! اس شمع خلافت کے امین مقرر کئے گئے ہو اس مقدس امانت کی حفاظت آج تمہارے ہاتھوں مقدر ہے۔ آج تمہارے لئے مقام غور وفکر ہے کہ کیا ہم اس عظیم الشان امانت کی حفاظت کے تقاضے پورے کر رہے ہیں اور ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں جو ذمہ داریاں اس مقدس امانت نے تمہارے سپرد کی ہیں اگر ہم ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں تو مقام شکر ہے اور اگر نہیں ہو رہے تو مقام فکر ہے اور جاگنے کی ضرورت ہے اور ہر ایک کو جگانے کا وقت ہے۔

ایک یونانی روایت ہے کہ شہر میں کسی بہت بڑے دیوتا کی آمد آمد تھی شہر کے باسی بڑی مستعدی سے اپنے اپنے گھروں کی زیبائش وآرائش میں مصروف تھے کیونکہ ہر کسی کی خواہش تھی کہ دیوتا اسی کے گھر میں اترے چونکہ دیوتا کی آمد رات کے کسی وقت میں تھی لہٰذا سرشام ہی لوگوں نے قسم قسم کے چراغ، شمعیں اور فانوس جلا کر چھتوں کی منڈیروں پر رکھ دیئے تھے اور رات کے وقت تو سارے شہر میں چراغاں کا عجیب منظر تھا تا حدِ نظر چھتوں پر مختلف قسم کے چراغ اور شمعیں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک شدید آندھی نے اس شہر کو آلیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آندھی نے سارے چراغ گل کر دیئے شمعیں بجھ گئیں اور فانوس تاریک ہوگئے۔ ہاں ایک بڑھیا کے کچے مکان کا چراغ جلتا رہا کیونکہ آندھی کے دوران وہ برابر اپنے پلو (دامن) سے اپنے ٹوٹے پھوٹے چراغ کی حفاظت پر مامور رہی اور اس نے آندھی کی کوئی پیش نہ جانے دی۔ اتنی دیر میں دیوتا کی آمد کا وقت ہوگیا جبکہ باقی لوگ ابھی اپنے اپنے بجھے ہوئے چراغوں کو دوبارہ جلانے کا سوچ ہی رہے تھے۔ لہٰذا دیوتا نے اسی بڑھیا کے مکان پر جلتی ہوئی روشنی دیکھی اور وہ وہیں اس بڑھیا کے گھر پر اتر آیا وہیں قیام کرلیا۔ شہر کے لوگ حیرت زدہ رہ گئے اور اس بڑھیا کی خوش قسمتی پر رشک کرنے لگے اور اپنی بدقسمتی کو کوسنے لگے کہ بڑھیا کا ٹوٹا پھوٹا چراغ ہمارے چراغوں کو مات دے گیا۔

لیکن اے شمع خلافت کے جاں نثارو! اصل بات صرف قسمت کی نہ تھی بلکہ حقیقت یہ تھی کہ اس بڑھیا کی محنت مشقت اور اپنے کام سے لگن اللہ تعالیٰ کو پسند آئی جو اس بڑھیا نے آندھی کے دوران اپنے چراغ کی حفاظت کیلئے اٹھائی تھی اور آندھی کے دوران لمحہ بھر کیلئے بھی اس سے غافل نہ ہوئی تھی۔ پس اے شمع خلافت کے پروانو! آج خلافت احمدیہ کی شمع صداقت خدا تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی ہے اور جس کے پاس یہ شمع صداقت ہوگی خدا کی رحمتیں اور برکتیں اسی کے گھر پر اتریں گی پس اس شمع خلافت کی حفاظت ہم نے قربانی دے کر کرنی ہے تا کہ کوئی دشمن آندھی اس کی لو تک رسائی حاصل نہ کرسکے اور اگر تم اس شمع صداقت کے امین بنے رہو گے تو روحانیت کا دیوتا یقیناً تمہارے ہی گھر اترے گا اور تمہارے ہی گھروں کو برکتوں سے بھرے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین!

☆☆☆

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ
ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائی کوکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
☎ 042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

بجلی کا نعم البدل
جنریٹر جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
نیو ربوہ الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزرز اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزرز حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

Fateh Jewellers
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
FATEH JEWELLERS RAILWAY RAOD RABWAH PAKISTAN.
Tel:: +92-47-621-6109 +92-333-670-7165

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام — ایک معیار — مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4280
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
★ ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
★ وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtieztravels@hotmail.com

مبارک سائیکل مارٹ
ہائی ٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ بائیسکل سپیئر پارٹس

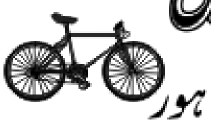

نیلا گنبد لاہور
Res:042-7225622 Ph:042-7239178

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، لاعلاج کرانک اور امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837
اقصیٰ روڈ ربوہ

لئیق کولنگ سنٹر
پروپرائٹر لئیق احمد طاہر
فریج A.C کی سروس و ریفریجرنگ فٹنگ + ڈینٹ پینٹ کا مرکز
رابطہ کریں۔ فون نمبر: 03215496276
5۔ فضل عمر مارکیٹ نزد مہران لیبارٹری رحمت بازار ربوہ

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر • 047-6211274
• 047-6213123
آپ کی دعاؤں کے محتاج: بشارت احمد خان

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دوہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
سٹیٹ بنک لائسنس نمبر 11
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
برائے رابطہ • 0333-9794460 • 0333-8390390 • 047-6215068
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خورشید گارمنٹس
KG

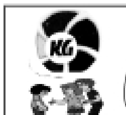

سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سوئیٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001
پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
فرخ لقمان
0302-8411770
042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

HOUSE OF HEALTH
Dr. Waqar's
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کروائیں
بیرون ملک مقیم خواتین و حضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک
جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹرا ساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com

FD-10